

۱۱۶۱۰

محمد علی شاہ
بریلوی

محمد علی شاہ
بریلوی

وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ
ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
آفتاب صبح نکلا اب بھی سونے میں یہ لوگ
کیوں عجب کرتے ہو گویا آگیا ہو کوئی شیخ
بدگمانی نے تمہیں جھوٹا واندھا کر دیا
یہ اگر انساں کا ہوتا کار بار آنا قصداں
پاک برتر ہے وہ جھوٹوں کا نہیں تو ناہیر
پیشا ہو گا دو ہا گھنٹی سے کہ ہے یہ مر گئے
جس کی فطرت نیک ہے وہ ایسا انجام کا
دن سے ہیں بیزار اور انوں وہ کہتے ہیں یا
خود مسخالی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار
ورنہ تھے میری صداقت پر برائیں بدشمار
ایسے کاذب کیلئے کافی تھا وہ رہ دور و کار
ورنہ اٹھ جا لے ناں پھر سچے ہو دیں شرمسار
جسکہ خیال کے تھمارے گندہوں گے آنکار

کوئی قابل دور ملک جان ایک
کیوں نہ ہو ایسا خادم زادہ ہوں

(مسیح موعود)

ایک محمد اسے جیسا کہ کرے گا
یہ تو عاشق تیرا دلدارہ ہوں

۱۹۶۴ء
۱۳۸۴ھ
احمد علی شاہ
رَبْوَةُ پاكِستان

میری الفت تو ہے میری الفت ہے
تیرا رہ میں رہنے پر آمادہ ہوں

ایسا اس بار سے ہمارا دیکھ
بھلے ہو جن ہوں غافل افتادہ ہوں

بَعْدَ مَبَادِئِكَ

عالم حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی میرزا بشیر الدین محمد احمدا

امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ
مُرتَّب کر دے

دائر البجرت
تحاکماد محمد یامین تاجر کتب آف قادیان حال مرکز جدید ربوہ - پاکستان
احمدی حضرتی کا شینتالیسواں سال

(لاہور آرٹ پریس لاہور)

زیور ایمان

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْإِيمَانِ بَصِيحٌ وَسَبْعُونَ
شَرَّ مَا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى كَمَا إِيْمَانُ كِي كَچھ اور ستر شاخیں ہیں۔

| | | | |
|--|--|---|--|
| ۱- ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر۔ توحید الہی طاہر کتب الہی انبیاء تقدیر یوم آخر سوال قبر حشر و نشر حساب میزان پل صراط جنت دوزخ ۲- محبت اللہ محبت رسول محبت غیرے طریقیہ ۳- آنحضرت پر درود بھیجنا ۴- بڑوں کی عظمت کرنا۔ ۵- چھوٹوں پر شفقت کرنا ۶- بغض غیر سے خدا کیلئے کرنا ۷- اخلاص کرنا ۸- ترک گناہ ۹- ریا۔ نفاق ۱۰- تکبر۔ حسد ۱۱- غضب | ۹- خدا تعالیٰ سے ڈرنا ۱۰- امید رکھنا اللہ کی رحمت سے ۱۱- توبہ کرنا ۱۲- شکر کرنا ۱۳- صبر کرنا ۱۴- رضا بقضائے ۱۵- عہد کا پورا کرنا ۱۶- توکل کرنا ۱۷- تواضع کرنا ۱۸- عقائد کا اخبار کرنا ۱۹- قرآن کریم پڑھنا ۲۰- علم پڑھنا پڑھانا ۲۱- دعا مانگنا ۲۲- ذکر الہی کرنا ۲۳- استغفار کرنا ۲۴- ترک لغو محرم کمالی نہ دینا غش نکالنا نہ کرنا غیبت نہ کرنا۔ ۲۵- امر بالمعروف کرنا ۲۶- نہی عن المنکر کرنا ۲۷- سچ بولنا ۲۸- حیا کرنا ۲۹- بیمار کی عیادت کرنا۔ ۳۰- جنازہ کی اتباع کرنا ۳۱- معلوم کی مدد کرنا ۳۲- دعوت قبول کرنا | ۳۳- بھولے کو راہ بتانا ۳۴- پاک صاف رہنا ۳۵- ستر کا ڈھانکنا ۳۶- شرکاء کی حفاظت کرنا ۳۷- نماز پڑھنا۔ ۳۸- زکوٰۃ دینا ۳۹- غلام کا آزاد کرنا ۴۰- سخاوت کرنا ۴۱- روزہ رکھنا ۴۲- جہان نوازی کرنا ۴۳- حج کرنا ۴۴- عمرہ کرنا ۴۵- طواف کرنا ۴۶- اعتکاف کرنا ۴۷- لیلۃ القدر کی تلاش کرنا ۴۸- دین کی حفاظت کرنا ۴۹- ہجرت کرنا ۵۰- سخت کا پورا کرنا ۵۱- کفارہ کا ادا کرنا ۵۲- نکاح کرنا ۵۳- حقوق اہل عیال ادا کرنا ۵۴- فرمانبرداری الدین کرنا۔ ۵۵- اولاد کی تربیت کرنا ۵۶- رشتہ داروں کو ملوک کرنا ۵۷- آقا کی فرمانبرداری کرنا ۵۸- غلاموں پر شفقت کرنا ۵۹- انصاف سے حکومت کرنا | ۶۰- سنت کی اتباع کرنا ۶۱- حاکم کی اطاعت کرنا ۶۲- لوگوں میں اصلاح کرنا ۶۳- باغی۔ زانی۔ چور فاسق کو سزا دینا ۶۴- نیکی پر مدد کرنا ۶۵- حدود اللہ کا قائم رکھنا ۶۶- جہاد کرنا ۶۷- امانت کا ادا کرنا ۶۸- فرض کا ادا کرنا ۶۹- پڑوسی سے سلوک کرنا ۷۰- معاملہ میں صاف رہنا ۷۱- حلال مال کھانا ۷۲- مال کو چھپ چھپ کر خرچ کرنا ۷۳- بے جا خرچ نہ کرنا ۷۴- سلام کا جواب دینا ۷۵- چھینک والے کا جواب دینا ۷۶- کھیل نمائش سے بچنا۔ ۷۷- لوگوں کو دکھ نہ دینا ۷۸- موزی چیز کا راہ سے دور کرنا ۷۹- کسی کا بوجھ اٹھا دینا یہ وہ شاخیں ہیں جن سے ایمان کامل ہو جاتا ہے ۸۰- پیشہ |
|--|--|---|--|

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿مُحَمَّدًا وَصَلَّى عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ﴾

پُر معارف کلام حضرت صاحبزادہ میر البشیر احمد رضا رضی تعالیٰ عنہ

پسند و نصائح اور خیر دوستی

میر اکہنا کبھی تو مان اے دوست
چندر روزہ ہے یہ جہان اے دوست
ہے اُجڑنے کو بوستان اے دوست
اس پہ لگتا نہیں لگان اے دوست
بات اس کی کبھی نہ مان اے دوست
ایسی اسلام کی ہے کان اے دوست
اس سے غافل ہے سب جہان اے دوست
وہ بھی خود ہو گا مہربان اے دوست
تجھ کو رکھے گی یہ جوان اے دوست
پائے جنت میں تا مکان اے دوست
سر پہ آیا ہے امتحان اے دوست
تجھ کو دیکھے نہ قوتِ مان اے دوست
ہو کبھی بھی نہ بدگمان اے دوست
گو یا مُنہ میں نہیں زبان اے دوست
خود مٹا اپنا نشان اے دوست
چاہتا ہے تو شادمان اے دوست
چھوڑ دے اپنی آن بان اے دوست
اور ہو تجھ پہ مہربان اے دوست

اپنا غم خوار مجھ کو جان اے دوست
دُنیا نے دُول سے مت لگانا دل
پھول جتنے بھی چن سکے چن لے
دین سے پھیرتا ہے تو مُنہ کیوں؟
دین سے جو تجھے کرے غافل
اس سے نکلیں گے بے بہا موتی
ٹوٹ لے دین کا خزانہ تو
گر خدا کی طرف جھکے گا تو
کر تو یاد خدا۔ کہ سپیری میں
اپنے دل میں جسگ خدا کو دے
کر لے جو کچھ کہ ہو سکے تجھ سے
کھانے پینے میں رہ نہ تو۔ کہ نجات
بدگمانی ہے زہرِ قاتل ایک
گالیاں سُن کے ایسا ہو گا موش
تجھ کو رکھتا ہے گشتاں اپنا
غم اُٹھانے پڑیں گے۔ گر رہنا
چاہتا ہے اگر کہ شان پڑے
تجھ پہ اللہ اپنا رسم کرے

روز و شب ہے دعا یہ اکمل کی

تیرا جنت میں ہو مکان اے دوست

جماعت احمدیہ کے تاریخی واقعات

سلسلہ کی بنیاد اور حضرت مصلح موعودؑ یہ ایک عجیب بات بلکہ خدائی حکمتوں میں سے ایک اہم حکمت ہے کہ ۱۲
ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیدارباش جنوری ۱۸۸۹ء کو ہی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؑ مصلح الموعودؑ ایلیہ

اللہ پیدا ہوئے اور اسی روز حضرت اقدسؑ نے شرائط بیعت کا اعلان فرما کر سلسلہ کی بنیاد رکھی اور مخلصین کو
بیعت کے لئے مدعو فرمایا۔ ان دونوں باتوں کے اجتماع میں دراصل یہ مخفی اشارہ تھا کہ سلسلہ کی اشاعت میں
حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؑ ایلیہ اللہ تعالیٰ کو اہم دخل ہوگا۔ چنانچہ واقعات بھی نہایت صفائی سے گواہی
دے چکے ہیں۔ کہ یہ بات درست تھی۔ اور کیوں درست نہ ہوتی جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئیوں الے مسیح کے
لئے پیشگوئی فرما چکے تھے کہ یتزوج ویولد لہ یعنی وہ ایک اعلیٰ صفات رکھنے والی عورت سے شادی کرے گا
اور اس کی اولاد اہم دیجی کارنامے سر انجام دے گی۔

لودھیانہ اور ہوشیار پور کا سفر | حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہؑ کے شرور و عیسیٰ
لودھیانہ تشریف لے گئے اور ایک اشتہار کے ذریعہ احباب میں اعلان فرمایا۔ کہ "تاریخ ہذا سے جو مہ مارچ
۲۵ء مارچ تک یہ عاجز لودھیانہ میں مقیم ہے اس عرصہ میں اگر کوئی صاحب آنا چاہیں تو لودھیانہ میں دن
تاریخ کے بعد آجائیں اور اگر اس جگہ آنا موجب جرح و دقت ہو تو ۲۵ مارچ کے بعد جس وقت کوئی چاہے قادیان
میں بعد اطلاع دہی بیعت کرنے کے لئے حاضر ہو جائے۔"

ابھی حضور لودھیانہ پہنچے ہی تھے کہ شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کے فرزند کی شادی میں شرکت
کے لئے مدعو کئے گئے اس خاندان کے سابقہ حضور کے پرانے تعلقات تھے۔ ۱۸۸۹ء کی چلہ کشی کے ایام میں بھی حضور نے
شیخ صاحب کے مکان پر قیام فرمایا تھا۔ اس لئے قدیم مراسم کی وجہ سے حضور شادی میں شمولیت کیلئے ہوشیار پور تشریف
لے گئے۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء | لودھیانہ میں بیعت لینے کے لئے آپ حضرت منشی احمد جان رضی اللہ عنہ
کے مکان کو پسند فرمایا۔ حضرت منشی صاحب موصوف ایک نہایت ہی پاکہ باطن اور متقی انسان تھے اس لواج
میں ان کے سینکڑوں مرید تھے جو ان کے ساتھ حد درجہ اخلاص رکھتے تھے۔ حضرت اقدسؑ کی مشہور تصنیف برہین
احمدیہ کا مطالعہ کرنے کے بعد وہ آپ پر ہزار جان سے فدا ہو چکے تھے۔ اور خواہشمند تھے کہ اپنا پیری مریدی کا
سلسلہ ترک کر کے آپ کی بیعت کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے حضور کو مخاطب کر کے یہ شعر بھی پڑھا تھا کہ
ہم مریدوں کی ہے تمہیں یہ نظر : تم مسیح بنو خدا کے لئے

اس وقت حضرت اقدسؑ نے انہیں یہ جواب دیا تھا کہ میں ابھی بیعت لینے کے لئے مامور نہیں کیا گیا ہوں

لیکن جب حضرت اقدس نے بیعت لینے کا اعلان فرمایا تو وہ فوت ہو چکے تھے۔ **رَأَا بِلَاءَ دَرَاتِنَا الْبَيْتِ دَارِ مَحْضُونِ**
 حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب مبنی اللہ عنہ کی شادی بھی حضرت اقدس نے کوشش کر کے اپنی کی صاحبزادی
 صغریٰ بیگم صاحبہ سے کر دائی تھی۔

دار البیعت حضرت منشی صوفی احمد جان مرحوم کے مکان کے جس حجرہ میں حضرت اقدس نے رب پہلے بیعت
 کی وہ دار البیعت کے نام سے موسوم ہوا۔ حضرت منشی صاحب مرحوم کی اولاد حذا کے فضل سے ساری کی
 ساری احترامیت میں شامل ہوئی اُس نے یہ مکان سلسلہ کے لئے وقف کر دیا تھا لیکن افسوس کہ ۱۹۴۷ء کے
 انقلاب میں عارضی طور پر وہ جماعت کے قیضہ سے نکل گیا۔ مگر انشاء اللہ بہت جلد واپس مل جائیگا۔
یوم البیعت بیعت ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کے روز شروع ہوئی حضرت اقدس کا منشاء تھا کہ بیعت
 گنندگان کے اسماء مکمل ہونے کے ساتھ ایک رجسٹر میں محفوظ کر لئے جائیں اسلئے حضور نے حکم دیا کہ ہر بیعت
 کرنے والا اپنا نام مکمل شہر ایک کاغذ کے پڑھ پر لکھ کر دیدے چنانچہ حضور کے حکم کی تعمیل کی گئی۔ کچھ
 دنوں کے بعد ایک رجسٹر تیار کیا گیا جس پر لکھا گیا "بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت"۔

بیعت گنندگان کی ترتیب اس رجسٹر میں بعض ابتدائی نام تو حضرت اقدس نے خود درج فرما
 لیکن پھر بعد کو مختلف اوقات میں بعض اور لوگوں نے بھی ان پرچوں سے لیکر نام درج کئے۔ چونکہ پرچوں
 پر نام ہونے کی وجہ سے بیعت کر نیوالوں کی ترتیب محفوظ نہ رہ سکی۔ اسلئے اس بارہ میں کچھ اختلاف سا
 پیدا ہو گیا ہے کہ صحیح ترتیب کیا ہے؟ بہر حال اس میں کچھ تنگ نہیں کہ سب پہلے بیعت کرنے والے
 حضرت حاجی الحرمین مولانا نور الدین صاحب بھیرویؒ اور دوسرے نمبر پر میر عباس علی صاحب لدھیانوی
 تھے جو بعد میں دعویٰ مسیح موعود کے ذمت علیحدہ ہو گئے تھے۔ ان کے بعد بیعت کر نیوالے معروف آدمیوں کے
 نام بغیر کسی ترتیب کے درج ذیل ہیں۔

حضرت میاں محمد حسین صاحب مراد آبادی خوشنویس۔ حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوریؒ حضرت
 قاضی خواجہ علی صاحبؒ حضرت میر غنائت علی صاحبؒ حضرت چربداری رستم علی صاحبؒ حضرت مولوی
 عبداللہ صاحبؒ ساکن تنگی علاقہ چارسدہ۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؒ۔ حضرت منشی اردو لے خاں
 صاحبؒ حضرت منشی محمد خاں صاحبؒ حضرت منشی حبیب الرحمن صاحبؒ۔ حضرت قاضی منیاء الدین صاحبؒ
 حضرت شیخ عبدالعزیز صاحب نوسلم سابق رام سنگھ رھوان اللہ علیہم جمعین۔

حضرت مولوی عبدالکبیر صاحب کے اس روز بیعت کر نیے بارہ میں اختلاف ہے مگر حضرت شیخ یعقوب علی
 صاحبہؒ زائیا کے نزدیک حضرت مولوی صاحب پہلے ہی دن بیعت کی تھی اپنے متعلق بھی حضرت شیخ صاحبؒ

پچاس سال قبل کی نظم حضرت اقدس سراج موعود علیہ السلام

جس میں ہندو ساجیان کیلئے ہدایات درج ہیں

| | | |
|---|---|--|
| عزیز و دوستو بھائیو سنو بات ہمیں کچھ کہیں نہیں تم سے پیارو اگر کھینچے کوئی کینے کی تلوار غرض ہندو نصیحت ہو نہ کچھ اور کہ اگر ایشور نہیں لکھتا یہ طاقت تو پھر اس میں خدائی کا گمان کیا کہاں کرتی تھی عقل اس کو گوارا وگر تم خالق اس کو مانتے ہو بھلا تم خود کو نقصان سے صاف کہ کر سکتا نہیں اک جہاں کو پیدا نہ ان میں حل سے اسکی خدائی نظر سے اس کے لیے عجیب و مقوم محاذ اللہ یہ بے ہل گمان ہے اگر بھولی رہے اس کوئی جہاں پیار و یہ روا ہو گد نہیں ہے یہ ایسی بات منہ سے مت نکالو اگر ہر ذرہ اس میں خود عیاں ہو اگر خالق نہیں سوں کو ہ ذات خدا پر عجز و نقصان کیا دہا ہے اگر اس بن بھی ہو کئی میں اشیا اگر شبہ نہیں اس نے نیائی اگر اس میں بنائے کا نہیں تو | خدا بننے نہیں عالی خیالات نہ کہیں کی بات ہے تم خود بچا رو تو اس سے کب بچھڑا ہوا یا رو خدا کے واسطے تم خود کو درخور کہ اک جہاں بھی کرے پیدا بقدر وگر قدرت سے پھر نہ تاواں کیا کہ بن قدرت ہو ایہ جگت سارا تو پھر اب نہ تاواں کیوں بچا ہو کہ ایشور کی ہی لائق ہیں اوصاف ناک ذرہ ہو تا اس سے ہویدا نہ ان میں کر سکے دراز مائی نہ ہو خدا اذناں بھی اس کو معلوم وہ خود ایشور نہیں بنا تو اس سے تو پھر سوچا اس کا ملکے لہاں خدا وہ ہے جو رب العالمین ہے خطا کرتے ہو خوش اپنے نہیھاں تو ہر ذرے کا وہ مالک کہاں تو پھر کہے کی ہے فاروہ پہاں اگر ہر دین ہی پھر کفر کیا ہے تو پھر اس ذات کی حار ہی کیا تو اس پھر ہو چکی اس خدائی تو پھر اتنا خدائی کا ہو کیونٹو | وہ ناکامل خدا ہو گا کہاں ذرا سوچو کہ وہ کیسا خدا ہے سدا رہتا ہے ان دھول کا خفاج جسے حاجت سے غیر نہ کی دن رات جب اس نے انکی گنتی بھی جانی اگر اگے کو پیدا کرے ہو بہ ہند کہ جس میں پاگنی کئی ہر اک جہاں کہاں لائے گا دھو دوسری روح غرض جب جب اس کی جگتی کو پایا تساخ اڑ گیا ائی قیامت میزد کچھ نہیں اس تباہی جہاں بہت شہم بھی اس میں درملو مگو ملتی نہیں کوئی بھی تیرمان نہ ہو گا کوئی ایسا مت دین پر دعا کرتے ہو ہر دم پیارو دعا کرنا عجیب تر ہے پیارے اگر اس نعل کو طالب لکھائے ہمارا کام تھا وہ خط و منادی ار اقم مرزا غلام احمد رئیس قادیان نشان من النہر المبارک المحرم یار کہ اللہ یجمع المؤمنین ۱۳۹۶ھ بحری المقدس علی صاحبہ الصلوۃ والسلام (اواخر الفضل ربوہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۵ء) |
|---|---|--|

احمد عالی جناب حضرت میرزا بشیر احمد رضا ایم۔ اف قادیان

ہر ایک ہی کے ہوتی ہے سر پر سوار موت
پھیلے جال بیٹھی ہے ہر سو ہزار موت
ایسی بھی دے کسی کو نہ پروردگار موت
مجھ کو بھلا ڈراتی ہے کیوں بار بار موت
بے چین ہیں ادھر تو ادھر بقیار موت
شاید کہ ہو گئی ہے۔ ذرا سو گوار موت
جنتا نکالنا ہے نکالے بھٹار موت
ڈرتا نہیں کبھی بھی ڈرائے ہزار موت
ہوتی ہے دل ہی دل میں بہت شرمسار موت
اخبارِ آخرت کا ہے نامہ نگار موت
اسلام پر ہی دے مجھے پروردگار موت

ہر ایک کو دکھائی ہے اپنی بہار موت
پنچہ سے اس کے چھوٹ کے جلتے کوئی کہاں
ماہین بحرِ یاس میرے دل نے دم لیا
رنا بھی وصلِ یارِ حبیب جانتا ہوں میں
دونوں میں ہجرِ یار میں بچو دے ہو رہے
اوپر تلے کے میرے مصائب کو دیکھ کر
جو مرے ہیں مر کے بھی زندہ رہیں گے وہ
نیخ نگاہِ ناز کا کشتہ ہوں میں جی بھی
میرے دکھوں میں شدتِ طبع کو دیکھ کر
مسلم کو وصلِ یار ہے کافر کو وصلِ نار
خواہش اگر کوئی ہے تو احمد کی ہے یہی

حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ سے ایک شخص کے چند سوالات اور ان کے جوابات

سوالات

- ۱۔ مردہ کو غسل دینا فرض ہے یا مستحب یا سنت ہے؟
- ۲۔ کس حالت میں مردہ کو غسل دینا چاہیے؟
- ۳۔ کیا تمام ناگہانی اموات شہادت کا درجہ رکھتی ہیں یا کہ شہادت ہی ہوتے ہیں؟
- ۴۔ کونسی اموات شہادت کا درجہ رکھتی ہیں اور ان سب میں مردہ کو غسل دینا چاہیے یا نہیں؟
- ۵۔ نماز جنازہ میں سجدہ کیوں نہیں کرتے ہیں۔
- ۶۔ جنازہ کے وقت میت کو آگے کیوں رکھتے ہیں۔
- ۷۔ بغیر غسل کے جنازہ ہے یا نہیں؟
- ۸۔ جنازہ روح کا پڑھا جاتا ہے یا کہ خاکی جسم کا؟

جوابات

- ۱۔ غسل میت منون ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غسل دیا جاتا تھا۔ اور اس کو فرض واجب مستحب نہیں فرمایا۔ (۳) شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا تھا۔ (۴) یمن سے غرق شدہ اور جو دیوار کی نیچے دب کر مرے یا اسہال سے مرنے والے اور درودہ سے مرنے والے اور جو خود حفاظتی اور مال کی حفاظت کے باعث مارے اس کو شہید فرمایا تمام ناگہانی اموات کا حکم میں نہیں پڑھا یا مجھے یاد نہیں۔ (۵) اس کا جواب نمبر ۳ میں آگیا۔ (۶) شرع نے جنازہ میں سجدہ کا حکم نہیں دیا۔ (۷) یہی جواب نمبر ۳ میں آگیا۔ (۸) کو بس ہے (۷) بغیر غسل جنازہ جائز ہے کیونکہ غسل

جوہدی طہر اللہ خاتما کا خطاب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لندن ۸ اکتوبر ۱۳۱۷ء بسم اللہ الرحمن الرحیم
 امانا وسیدنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مختلف اسباب ایسے پیدا
 ہو گئے ہیں کہ جن کی وجہ سے یورپ میں غمنا اور
 انگلستان میں خصوصاً اسلام کے متعلق دلچسپی پیدا
 ہوئی شروع ہو گئی ہے اسلامی اصولوں کے بیان
 اور شرع کا کام ریویو آف ریلیجنز اور اسلامک
 ریویو کر رہے ہیں مگر بعض طبائع ایسی ہیں کہ ان
 کو اصولوں کی تفتیش اور جان پہچان کا زیادہ شوق
 نہیں ہوتا یا بعض اصولوں کی بحث سے ان کی تسلی
 نہیں ہوتی وہ اسلامی عمل کو سمجھنے کے خواہشمند
 ہوتے ہیں اور ارکان اسلام معلوم کرنا اور سمجھنا
 چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے قرآن مجید کے
 ترجمے کی بہت ضرورت ہے یہ فرض بھی مولوی محمد علی
 صاحب خٹوارے غرض میں اللہ تعالیٰ کے فضل
 سے سرانجام دے دیئے غنئی جلد ترجمہ چھپ کر
 تیار ہو جائے بہتر ہے لیکن میری ناقص سمجھ میں
 ترجمہ سے بھی پیشتر اور فوراً ایک چھوٹے سے
 انگریزی رسالے کی ضرورت ہے جس میں مختصر
 طور پر ارکان اسلام کی تشریح ہو اور اگر اتنا
 نہیں تو کم سے کم نمازی دعائیں ان کا ترجمہ اور
 نماز کے اصول و ضوابط تو ضرور ہوں۔ جہاں تک
 مجھے یاد ہے میں بدتر میں پڑھا تھا کہ حضور نے فرمایا

کہ نماز میں الحمد شریف اور ماثورہ دعائوں کا عربی
 میں پڑھنا ضروری ہے باقی دعائیں انگریزی میں پڑھی
 جاسکتی ہیں میں یورپ میں بعض ایسے دوستوں کو
 جانتا ہوں جو اسلام کا کسی حد تک مطالعہ کر رہے
 ہیں۔ اور اس کے بہت نزدیک ہیں جو نہی ان کا
 اطمینان ہو گیا وہ یطلب کریں گے کہ انہیں ارکان
 اسلام سکھائے جائیں۔ یوں تو ہر ایک مسلمان
 انہیں نماز روزے کے متعلق بتا سکتا ہے۔ یا
 خواجہ صاحب رسالے میں ایسی باتیں چھپا سکتے
 ہیں مگر میرے خیال میں یہ ضروری باتیں حضرت
 صاحب کی ٹیچنگ آف اسلام کی طرح ایک
 مستقل رسالے کی صورت میں ہونی چاہئیں۔
 اور وہ رسالہ حضور کی سرپرستی کے ماتحت تیار
 ہونا چاہیئے تاکہ جو احکام اور اصول اس میں
 درج ہوں وہ مستند ہوں اور تیسری ونشفی نظم
 ان پر عمل کر سکیں بلکہ آجکل کے نوجوان بھی جو
 اسلام کے احکام سے ناواقف ہیں وہ اردو رسالے
 کے تو نزدیک نہیں جاتے۔ مگر انگریزی رسالے
 کو شوق سے پڑھیں گے۔ اور سعید رو ہیں اس
 بہت کچھ حاصل کر لیں گی چونکہ یہ رسالہ انگریزی
 کے لئے ہو گا اس میں تمام دعائیں اول عربی
 میں ہوں پھر ان کا عربی تلفظ انگریزی میں ہو
 تاکہ یہ لوگ انہیں زبانی یاد کر سکیں اور پھر ان کا

انگریزی ترجمہ ہوا ایسا رسالہ پینکٹز آف اسلام کی طرح خوشام
کاغذ اور عمدہ طریقے پر انگلستان میں چھپے تو بہتر ہو اس کے
اخراجت کیلئے خاص ضرورت ہوگی کئی احمدی اجتہاد شوق
مردینے کو تیار ہونگے۔ اگر غلام کی تجویز حضور پسند فرمائی
اور اس کے متعلق حکم صادر فرمادیں تو رسالہ کے اخراجات
کے لئے مسئلہ روپے اپنے امانہ خارج سے عاجز ارسال کر
دیکھا میرے خیال میں ایسے سالہ کی اس وقت انگلستان میں
بہت سخت ضرورت ہے اسکی بہت زیادہ کتابیاں چھپوانے
کی ضرورت نہیں کیونکہ اسکی عام اشاعت غرض نہیں
صرف ان لوگوں کو ضرورت ہوگی جن کو اسلام کے ساتھ
 رغبت پیدا ہو چکی ہو اور ایسے لوگ اسے قیمتاً خریدنے کو
تیار ہونگے غلام نے اپنے خیال کا اظہار کر دیا ہے فیصلہ
حضور کے ہاتھ میں ہے۔

رسالہ گری کی تعطیلات میں فن لینڈ۔ روس
سویڈن کی سیر کو گیا تھا جسے شاید پچھلے عربیہ میں من
کر چکا ہوں ایک جہاز پر سفر کرتے ہوئے فن لینڈ کی ایک
طالب علمہ خاتون سے ملاقات ہوئی جو انگریزی کے علاوہ
پانچ اور زبانیں بولتی اور پڑھتی ہے چونکہ اس نے پہلے
کبھی کوئی ہندوستانی نہیں دیکھا تھا اس لئے اگلی اور
میری بہت دیر تک ہندوستان اور اسلام پر گفتگو ہوتی رہی
اور بعد میں فن لینڈ پہنچ کر بھی چند دفعہ اسکی ملاقات ہوئی
اس نے مجھ سے صاف کہہ دیا کہ میرا عیسائیت پر بالکل ایمان نہیں
اور میں اکثر اس وجہ سے ناخوش رہتی ہوں کہ میں کوئی مذہب
نہیں رکھتی اگر میرا کسی بات پر ایمان ہو تو میں زیادہ خوش
رہوں میں نے اسلام کے سادہ اصول اسے بتائے شکر

جب پہلے اس خاتون سے میری ملاقات ہوئی تو اس نے
خیال کیا کہ کوئی جاہل گنوار ہے بعد میں اس کا خیال بدلتا
گیا پھر سکو حست اور تعجب ہوا کیونکہ جب وہ فن لینڈ کی
تاریخ و دبیرہ کے متعلق بھی ذکر چھیڑتی تو میں اسکو
پہلے ہی بتا دیتا کہ وہ کیا کہتا چاہتی ہے پھر میں نے سیر
عام چلن پر غور کیا۔ تو اسکو اور بھی تعجب ہوا کہ اس شخص
کے اخلاق اور یورپی اخلاق میں اتنا فرق کیوں ہے
چنانچہ اس نے مجھے ایشیائی تہذیب اور سیر مذہب کے متعلق

اشائے گفتگو میں جسے حضرت صاحبزادہ حضور کا ذکر کیا اور
حضرت صاحبزادہ کے عادی مختصر بیان کے اب اسے مجھ پر یہاں
تک اعتماد ہو گیا تھا کہ میں جو کچھ کہتا تھا اسے صحیح تسلیم کر لیتی
تھی اور اس پر غور کرتی تھی۔

میں نے اس کو پہلے خط کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم
لکھا اس نے اس کے مغنیہ طلب کئے میں نے نگہ بھیجے اس نے فدکا
خط اس نے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ کیا ہے اور اسے
عربی الفاظ میں بالکل ٹھیک نقل کیا ہے میرا ارادہ ہے
کہ اسے اسی طرح کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اور احمد شریف کا لکھنا پڑھنا تلفظ اور معانی کا کھانا چھائیں
جہاں تاں گفتگو اور خط و کتابت سے معلوم ہوتا ہے اسے اسلام
کے متعلق بہت حسن ظن ہے اور شوق کے ساتھ اس کا مطالعہ کرتی
ہے حضور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت کی طرف لگا دے
آمین۔ میں یورپ میں صرف یہ ایک عورت دیکھی ہے جو نہ
صرف اسلام کے متعلق شوق رکھتی ہے بلکہ بغیر شہر سے معلوم
ہونیکے اسلامی اصولوں اور رداجوں مثلاً پردہ کو پسند کرتی
ہے حالانکہ عام یورپ میں عورتیں اس کے بہت خلاف ہوتی
ہیں یورپ میں تہذیب کو بالکل پسند نہیں کرتی سوال
کرنے پر صاف اور سچا جواب دیتی ہے کوئی ادھر ادھر کی
بات کہہ کر ٹال نہیں دیتی اور عام طور پر ایشیائی مذاق
کی عورت ہے بایں ہمہ نہایت لائق اور ذہین ہے اے دیکھو
پڑھتی ہے اور سوئڈن۔ ناروے اور فن لینڈ میں پہلی
عدت آرکیا لو جسٹ ہوگی۔ غلام کے لئے حضور دعا فرمادیں
والسلام حضور کا غلام۔ حفرا اللہ خاں۔ لنڈن۔
راز اخبار بد ر قادیان ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۱ء

سوال کرنا شروع کر دیا پھر اس کی حیرت اور بڑھتی شروع ہوئی
میں معلوم کیا کہ وہ خود بالکل ایشیائی خیالات کی عورت ہے
فن لینڈ کے لوگ مغلیہ نسل کے ہیں اور ان میں بیکر کی نیت
ابھی تک ایشیائی آثار زیادہ پائے جاتے ہیں مجھے یہ معلوم
کے خوش ہوئی کہ یہ لوگ لسی (چھاپہ) پیتے ہیں چنانچہ دو سال
پھر لسی کا تلفظ اٹھایا آخر زمینداری اور طبیعت میں
موجود اس ملک میں چونکہ سوج گرمیوں میں دیر تک رہتا ہے
اسلئے گرمی شدت پڑتی ہے یہ زحیم مغز نہ تھا پردہ اور
طلاق کے متعلق جب گفتگو ہوئی تو اب مجھے حیرت ہوئی
کیونکہ ان مضامین پر بھی سہم اپنے آپ کو بالکل بے خیال پایا۔
پھر یورپ میں تہذیب کا ذکر کیا تو اس نے بہت غفار ظاہر کی۔
یورپ میں لڑکوں اور لڑکیوں کا آپس میں جیسے میل
جول ہوتا ہے اور خاص کر سفر میں جہازوں پر اس کے دہرانے کی
ضرورت نہیں لیکن جیساں خاتون نے دیکھا کہ میں اس میں بھی
اور وہی مختلف ہوں تو اس نے میری بہت رشک کرنی شروع کر دی
چنانچہ اس نے مجھ سے کہا کہ اول اول تو میں جاہل خیال کیا اور پھر
سمجھا لیکن اب میں برکت تم سے ڈرتی ہوں کہ مبادا مجھ سے
کوئی ایسی حرکت سرور نہ ہو جائے جو تمہارے اعلیٰ اخلاق کے
درجے تک نہ پہنچے پھر بعد میں ایک دفعہ مجھ سے کہا کہ اگر کسی بچے
کی تربیت سیر یا تھیں ہوتیں بہتیں نمونہ بنا کر اس کی تربیت
کروں اور عورت اور ادب تمہارا میری نگاہ میں تم اس کا
اندازہ نہیں کر سکتے۔ میں نے جواب دیا کہ اگر آپ کوئی بچی مجھ
میں دیکھتی ہو تو وہ اس وجہ سے کہ اسلام میرا دین ہے اور جو
برائی مجھ میں ہے وہ اس وجہ سے کہ میں ابھی پورے طور پر اسلام
پر عمل کرنے کے قابل نہیں ہوں اللہ تعالیٰ توبہ دیکر آمین۔

مسلمانوں میں اسلامی روح کیونکر پیدا ہو سکتی ہے

(از حاجی صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایڈیٹر تشیخ الاسلام قادیان)

(منقول از کشمیری میگزین لاہور)

میرے ایک دوست مجھ سے سوال کیا کہ میں دو تین صفحے کے اندر اس سیدنگ پر کچھ لکھوں کہ مسلمانوں میں قومی روح کیونکر پیدا ہو سکتی ہے؟ تو میری بات اسلام میں کہیں نظر نہیں آتی۔ اسلئے مذہب اسلام کا عاشق اسکے سوا اور کیا کر سکتا ہے کہ لفظ قومی کو اسلامی سے بدل دے اسلام دنیا میں خدا کی وحدت کا خیال اور عقیدہ راسخ کرنے آیا اور دنیا کو مسلمان یعنی فرمانبردار بنانے آیا۔ اسلئے مسلمانوں میں اسلامی روح پھونکی جانی چاہیے۔ اس سوال کو دو صفحات میں حل کر دینا ایک مشکل امر ہے لیکن خلاصہ میں اتنا کہہ دوں گا کہ اسلامی روح پھونکنے سے مراد ہے کہ جس طرح جسم انسانی روح سے زندہ ہے۔ اور اس سے جدائی کو ناپسند کرتا ہے اور رات دن اسکے قائم رکھنے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ یعنی قسم قسم کی مشقتیں اٹھا کر کھانا اور باقی دوسری ضروریات روح اس کے تعلق کے بقا کے لئے جیٹا کرتا ہے اسی طرح مسلمانوں میں اسلام اس قدر راسخ ہو جائے اور وہ اسکی ضرورت کو ایسی عمدگی اور ایسی خوبی سے سمجھ لیں کہ اسکے بغیر اپنے بقا کو ناممکن و محال جانیں اور پھر اس روح سے متاثر ہو کر اپنے ہر فعل کو اس کے ماتحت لے آئیں۔

یہ بات خوب سمجھ لینی چاہیے۔ کہ نادان سے نادان انسان بھی کسی مقبوضہ چیز کو تب ترک کرتا ہے جب دوسری چیز اس سے اعلیٰ پاتا ہے۔ بچہ کو اگر ایک کی بجائے دو چیزیں دکھائی جائیں تو وہ دو کو ایک پر ترجیح دیگا لیکن اگر ایک انار کی جگہ اسے نصف انار دیدے تو وہ اس کے لینے پر کبھی راضی نہیں ہوگا۔ پس مسلمانوں میں اسلامی روح پھونکنے کے لئے سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کے دلوں میں اسلام کی خوبیاں اس عمدگی اور خوبی کے ساتھ نقش کی جائیں کہ وہ اسلام کو اپنی موجودہ حالت سے بہتر یقین کر لیں۔ اور خوب اچھی طرح سمجھ لیں کہ اسلام پر عمل کرنے سے ہم بدتر نہیں بلکہ بہتر حالت میں ہو جائیں گے جب یہ بات پیدا ہو جائیگی تو اس وقت خود بخود مسلمانوں میں ایثار کا مادہ پیدا ہو جائیگا۔ کیونکہ اس وقت ان کو ایثار یا سی آسان معلوم ہوگا جیسا اس شخص کو جس کے پاس ایک روپیہ ہو اور ہم اسے کہیں کہ اگر وہ یہ تم فلاں آدمی کو دیدو تو تم تم کو یہ دو روپیہ دیدینگے۔ تو وہ اس روپیہ میں خود اپنے نفس کی خاطر ہی دوسرے شخص کو ترجیح دیگا۔ اسی طرح اگر مسلمانوں پر اسلام کی تعلیم روشن کی جائے تو وہ نہ صرف ایثار کو اسلئے قبول کرینگے کہ یہ اسلام کا حکم ہے بلکہ اسلئے بھی کہ اس ایثار سے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا بلکہ قرآن پاک کا ارشاد ہے۔ **الذین امنوا و**

كَانُوا يَتَّقُونَ - لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ
 ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ - وہ لوگ جو ایمان لائے اور متقی بنے انکے لئے اس دنیا میں بھی بشارت ہے
 اور آخر میں بھی یہ خدا کی ایسی باتیں ہیں جن میں تبدیلی نہیں ہوئی - اور یہ ایک بڑی کامیابی کی بات ہے پس
 وہ خوف جو ایثار سے انسان کو مانع ہوتا ہے کہ مجھے اس سے نقصان ہوگا دُور ہو جائے گا اور مسلمان ایثار کے
 لئے تیار ہو جائینگے - اور اس طرح دہی روح جو ایک زمانہ میں ان میں کام کرتی تھی پھر دوبارہ کام کرنے
 لگے گی - لیکن سوال تو یہ ہے کہ اسلام کی خوبیاں اس زور سے اور روشن طور سے نقش کیونکر کی جائیں -
 کہ جس سے لوگوں کے اعمال خود بخود اسلام کے ماتحت آجائیں - اور اپنی ذاتی غرضوں سے توجہ ہٹے اور اسلامی
 مفاد کی طرف متوجہ ہوں یہ بغیر الہی تائیدات اور سماوی نشانات کے نہیں ہو سکتا - جب مسلمانوں کو کوئی
 نمونہ ایسا نظر نہیں آتا کہ اس نے اسلام کی خاطر اپنے آپ کو حاکم کیا ہو اور اپنے اسلام کو اپنے مفاد پر
 اختیار کیا ہو اور پھر بجائے ذلت و ادبار کے اس نے ترقی اور عزت حاصل کی ہو تو اس وقت تک اسلام
 انکے رگ و ریشہ میں کس طرح اپنا اثر دکھا سکتا ہے - پس ضرورت ہے کہ ان میں اس قسم کا ایک نمونہ قائم
 ہو جس کو دیکھ کر وہ اس عظمت کے زمانہ میں آگے بڑھیں - خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلامی روح قرآن شریف کی
 اتباع سے پیدا ہو سکتی ہے مسلمانوں نے پہلے بھی اسی سے ترقی کی - اور اب بھی اسی سے ترقی کریں گے -
 اور امتیاع بغیر کامل نمونہ کے ہو نہیں سکتی - ہاں ایک ضمنی سوال میں یہاں بیان کر دیتا ہوں کہ اگر کوئی سوال
 کرے کہ مسیحی بغیر قرآن کے اتباع کے کیوں معزز ہیں اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ دنیاوی معاملات میں
 وہ قرآن کے موافق عمل کرتے ہیں دوسرے یہ کہ اگر عالم گناہ کرے تو زیادہ کا مستحق ہوتا ہے ایک پولیس مین اور
 جاث دونوں چور ہوں تو پولیس مین زیادہ سزا پائے گا مسلمان اگر قرآن کو چھوڑ دیں تو سخت سزا کے مستحق ہیں
 اور مسیحی انجیل کو چھوڑتے ہیں تو کچھ محذور بھی ہیں پس مسلمانوں کے دلوں میں زندہ اسلام کے نقش بظاہر واد
 اس کی خوبیاں ان پر ظاہر کر دو پھر کون ہے جو اپنی پاکت چاہے - قرآن کی اتباع سے ان میں اسلامی روح پیدا
 ہوگی اور سب دنیا کے مسلمان ایک ہو جائیں گے - (راز اخبار بدرقادیاں مارچ ۱۹۱۱ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثاني کا فرمانِ برکات
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ تم نشادیاں کو ذاتمہاری نسل
 پڑھو اور اسلام ترقی کرے مگر ایسی نسل کے کیا فائدہ جو اسلام کے پیادے نہیں ہیں تعلیم جو تم پاتی ہو اس تمہارا مقصد تو کڑی کرنا ہوتا ہے
 اگر کوئی کڑی کرے تو بچوں کو کون سنبھالے گا خود انگریزی بڑی نہیں لیکن نیت بد ہوئی ہے اگر نیت بد ہو تو نتیجہ بھی بد ہوگا جب لوگیاں زیادہ
 پڑھ جاتی ہیں تو پھر ان کیلئے رشتے ملنے مشکل ہو جاتے ہیں ہاں اگر لڑکیاں نوکر کا نہ کریں اور پڑھائی کو صرف پڑھائی کیلئے حاصل کریں -
 اگر ایک میٹر پاس لوٹی پرائمری پاس کرے کس سادہی کر لیتی ہے تو ہم قائل ہو جائیں گے کہ اس نے دیندار سے تعلیم حاصل کی ہے -
 (الفضل ۲۲ مئی ۱۹۱۱ء)

نشر الطبعیت کی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اشتہار مکمل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۶ء

تحریر فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اول: بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں لغل ہو جائے شرک سے بچتا رہے گا۔

دوم: یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور برا کیا فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بدعت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جو شوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم: یہ کہ باطنی بخود نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور سرور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرے اس کی حمد اور تہنیت کو اپنا سرور و درمیانے گا۔ چہارم: یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جو شوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیکھتا نہ زبان سے نہ لفظ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم: یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور غم اور تسر اور نصرت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار رہے۔ یہ کہ ہر حال راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر یکہ ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وار ہوئے پر اس صدمہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا ششم: یہ کہ اتباع رسم اور متابعت نبی و اہل بیت سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکمت کو کھلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یکہ راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم: یہ کہ بکبر اور نخوت کو کھلی چھوڑ دے گا اور فردوسی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم: یہ کہ دین اور دین کی عزت اور بندہ دینی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یکہ عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ نہم: یہ کہ عام خلق اللہ کی عبادت میں محض اللہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بے نفع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم: یہ کہ اس عاجز سے عقیدہ اخوت محض اللہ باقر طاعت در معروف باندہ حکماں پر تاقوت مرگ قائم رہے گا اور اس عقیدہ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔

| | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
|-------|---|---|---|---|---|---|---|---|---|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|------|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|-----|
| نمبر | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |
| بدھ | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |
| جمعہ | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |
| ہفتہ | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |
| اتوار | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |
| پیر | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |
| منگل | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |
| بدھ | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |
| جمعہ | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |
| ہفتہ | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |
| اتوار | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |
| پیر | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |
| منگل | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ |
| بدھ | ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ | ۱۷ | ۱۸ | ۱۹ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴</ | | | | | | | | | | | | | | | | |

ہر و مقدس کلام حضرت مزادہ میرزا بشیر احمد صاحب

سر پر کھڑی ہے موت ذرا ہوشیار ہو
نزدہ خدا سے دل کو نکالے عزیزین
اس شمع رو کو دیکھ لے اک آنکھ بھی جو تو
سینہ ترا ہو مدفن حرص و ہوا ڈاز
جاہ و جلال دنیا سے فانی یہ لالت ما
ہو فکر تجھ کو روز جزا کی لگی ہوئی
یا خدا میں تجھ کو ملے لذت و سرور
کیوں ہو رہا ہے عشق مبتلا میں خرابی
تجھ کو اسی کا شوق ہو ہر وقت ہر گھڑی
خالی ہو دل ہو آئے متاع جہان سے
یاد حبیب سے نہو غافل کبھی بھی تو
طالب نگاہ ناز کا ہوں مدتوں سوس
تسکین دل تو چاہتا ہے کہ تو چاہیے
ایسا نہ ہو کہ تجھ کو گرائے یہ منہ کے بل
آگاہ تجھ کو تیری بدی پر کرے نصیر
احسن ہی دعا ہے کہ روز جزا نصیب
میری سجد گاہ کو لوٹ لو میری جبین کو لوٹ لو
میری تیا و موت کا نالک ہو کوئی غیر کیوں
رنج و طرب میرا کبھی بس ہو تمہارا واسطے
جس جیل تمہاری ہو چکی پھر جسم کا جھگڑا کی کیا
ناب جوئی کے ماسوا دل میں مگر کس نہیں

ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے شکار ہو
کیا اس سے فائدہ جو فنا کا شکار ہو
قربان اس کے چہرہ پر پروانہ دار ہو
دل تیرا تیری آرزوؤں کا مزار ہو
گر تجھ کو آرزو ہے کہ توبا و قار ہو
اور اس کے غم میں آنکھ تیری اشکبار ہو
بس تیری زندگی کا اسی پر مدار ہو
تجھ کو تو چاہیے کہ خدا پر نثار ہو
بروم اسی کے عشق کا سر میں خمار ہو
تجھ کو بس ایک آرزوئے وصل یار ہو
اس بات سے کوئی تیرا مانع ہزار ہو
مجھ پر بھی اک نظر میرے پر در و گار ہو
دل کو تیرے کبھی بھی نہ اے جاں فرار ہو
ہاں ہاں سنھیل کے نفس دنی پر سوار ہو
ناصح ہو دل تیرا نہ کہ یہ خاکسار ہو
تجھ کو نبی کریم کا قرب و جوار ہو
میر علی کو لوٹ لو اور میر دین کو لوٹ لو
تم میری ماں کو لوٹ لو میری نہیں کو لوٹ لو
روح سرور لوٹ لو قلب جریں کو لوٹ لو
مرا آسمان تو لوٹ چکا اب تم زمیں کو لوٹ لو
چاہو تو اسے جا آؤ زمین ناب جوئی کو لوٹ لو

گھر بار یہ میرا نہیں اور میں بھی کوئی غیر ہوں

اے مالک کون و مکان آؤ میکس کو لوٹ لو

الفصل ۱۳۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء

| ۱۹۳۸ء فروری | ۵۱۸۳ تہذیب | ۱۹۳۸ء فروری | ۱۹۳۸ء فروری | ۱۹۳۸ء فروری |
|----------------|---------------|----------------|----------------|----------------|
| ۱ | ۱۶ | ۱ | ۱۹ | منفہ |
| ۲ | ۱۷ | ۲ | ۲۰ | اتوار |
| ۳ | ۱۸ | ۳ | ۲۱ | پیر |
| ۴ | ۱۹ | ۴ | ۲۲ | منگل |
| ۵ | ۲۰ | ۵ | ۲۳ | بدھ |
| ۶ | ۲۱ | ۶ | ۲۴ | جمعہ |
| ۷ | ۲۲ | ۷ | ۲۵ | منگل |
| ۸ | ۲۳ | ۸ | ۲۶ | پیر |
| ۹ | ۲۴ | ۹ | ۲۷ | منگل |
| ۱۰ | ۲۵ | ۱۰ | ۲۸ | بدھ |
| ۱۱ | ۲۶ | ۱۱ | ۲۹ | جمعہ |
| ۱۲ | ۲۷ | ۱۲ | ۳۰ | منگل |
| ۱۳ | ۲۸ | ۱۳ | ۳۱ | پیر |
| ۱۴ | ۲۹ | ۱۴ | ۱ | منگل |
| ۱۵ | ۳۰ | ۱۵ | ۲ | بدھ |
| ۱۶ | ۳۱ | ۱۶ | ۳ | جمعہ |
| ۱۷ | ۱ | ۱۷ | ۴ | منگل |
| ۱۸ | ۲ | ۱۸ | ۵ | پیر |
| ۱۹ | ۳ | ۱۹ | ۶ | منگل |
| ۲۰ | ۴ | ۲۰ | ۷ | بدھ |
| ۲۱ | ۵ | ۲۱ | ۸ | جمعہ |
| ۲۲ | ۶ | ۲۲ | ۹ | منگل |
| ۲۳ | ۷ | ۲۳ | ۱۰ | پیر |
| ۲۴ | ۸ | ۲۴ | ۱۱ | منگل |
| ۲۵ | ۹ | ۲۵ | ۱۲ | بدھ |
| ۲۶ | ۱۰ | ۲۶ | ۱۳ | جمعہ |
| ۲۷ | ۱۱ | ۲۷ | ۱۴ | منگل |
| ۲۸ | ۱۲ | ۲۸ | ۱۵ | پیر |
| ۲۹ | ۱۳ | ۲۹ | ۱۶ | منگل |
| ۳۰ | ۱۴ | ۳۰ | ۱۷ | بدھ |
| ۳۱ | ۱۵ | ۳۱ | ۱۸ | جمعہ |

وفات مسیح ابن مریم علیہ السلام

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک رسول ہیں، آنحضرت صلعم سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں
 قرآن پاک میں نہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ جانے کا
 کہیں ذکر ہے اور نہ ہی ان کے آسمان سے نازل ہونے کا کہیں ثبوت ملتا
 ہے بلکہ لکھا ہے کہ قیامت کے روز ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے
 عیسائیوں کو اپنی اور اپنی ماں کی پرستش کی تعلیم دی تھی؟ حضرت عیسیٰ
 جواب دینگے میں نے تو برگز، یہی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ اے خدا! میں تو تیرے
 حکم کی تعمیل کرتا اور یہی کہتا رہا۔ کہ عبادت کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے جو
 سب کا رب ہے۔ "وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ
 فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنتَ الْقَرِيبَ عَلَيْهِمْ رَاةً رُكُوعًا
 جب تک میں ان لوگوں میں موجود رہا ان کا نگران حال رہا۔ پھر جب تو
 نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ یعنی جب تک میں زندہ
 رہا وہ اسی تعلیم پر قائم تھے لیکن جب تو نے مجھے وفات دے دی تو پھر تو
 ہی ان کا نگران تھا بعد کا حال مجھے معلوم نہیں۔

اب اگر وہ آسمان پر زندہ موجود ہوتے تو یہ کہتے کہ بیشک میرے آسمان
 پر اٹھائے جانے کے بعد انہوں نے تثلیث پرستی شروع کر دی لیکن میں نے آخری
 زمانہ میں آسمان سے نازل ہو کر پھر ان کو توحید کا پرستار بنادیا مگر وہ تثلیث
 پرستی کے عقیدہ سے بالکل لاعلمی ظاہر کرتے ہیں حالانکہ عیسائیوں کا یہ
 عقیدہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ حضرت مسیح دوزانوں کا ذکر کرتے ہیں۔
 پہلا مَا دُمْتُ فِيهِمْ جب تک وہ اپنی اُمت میں موجود تھے دوسرا فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي
 وفات کے بعد کا زمانہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کی گمراہی کا زمانہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کی وفات کے بعد شروع ہوا۔ اب اگر عیسائی گمراہ نہیں ہوتے تو ہوتا
 ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہوں۔ اور اگر وہ گمراہ ہو چکے ہیں تو حضرت مسیح بھی غیبا
 وفات پا چکے ہیں۔ حضرت انڈس نے سچ فرمایا ابن مریم گمراہی کی قسم دیا کہ وہ اپنے
 مہم

| ۱۹۶۸ء | | ۱۳۴۸ھ | | ۱۳۴۹ھ | | ۱۳۵۰ھ | | ۱۳۵۱ھ | | ۱۳۵۲ھ | | ۱۳۵۳ھ | | ۱۳۵۴ھ | | ۱۳۵۵ھ | | ۱۳۵۶ھ | | ۱۳۵۷ھ | | ۱۳۵۸ھ | | ۱۳۵۹ھ | | ۱۳۶۰ھ | | ۱۳۶۱ھ | | ۱۳۶۲ھ | | ۱۳۶۳ھ | | ۱۳۶۴ھ | | ۱۳۶۵ھ | | ۱۳۶۶ھ | | ۱۳۶۷ھ | | ۱۳۶۸ھ | | ۱۳۶۹ھ | | ۱۳۷۰ھ | | ۱۳۷۱ھ | | ۱۳۷۲ھ | | ۱۳۷۳ھ | | ۱۳۷۴ھ | | ۱۳۷۵ھ | | ۱۳۷۶ھ | | ۱۳۷۷ھ | | ۱۳۷۸ھ | | ۱۳۷۹ھ | | ۱۳۸۰ھ | | ۱۳۸۱ھ | | ۱۳۸۲ھ | | ۱۳۸۳ھ | | ۱۳۸۴ھ | | ۱۳۸۵ھ | | ۱۳۸۶ھ | | ۱۳۸۷ھ | | ۱۳۸۸ھ | | ۱۳۸۹ھ | | ۱۳۹۰ھ | | ۱۳۹۱ھ | | ۱۳۹۲ھ | | ۱۳۹۳ھ | | ۱۳۹۴ھ | | ۱۳۹۵ھ | | ۱۳۹۶ھ | | ۱۳۹۷ھ | | ۱۳۹۸ھ | | ۱۳۹۹ھ | | ۱۴۰۰ھ | | ۱۴۰۱ھ | | ۱۴۰۲ھ | | ۱۴۰۳ھ | | ۱۴۰۴ھ | | ۱۴۰۵ھ | | ۱۴۰۶ھ | | ۱۴۰۷ھ | | ۱۴۰۸ھ | | ۱۴۰۹ھ | | ۱۴۱۰ھ | | ۱۴۱۱ھ | | ۱۴۱۲ھ | | ۱۴۱۳ھ | | ۱۴۱۴ھ | | ۱۴۱۵ھ | | ۱۴۱۶ھ | | ۱۴۱۷ھ | | ۱۴۱۸ھ | | ۱۴۱۹ھ | | ۱۴۲۰ھ | | ۱۴۲۱ھ | | ۱۴۲۲ھ | | ۱۴۲۳ھ | | ۱۴۲۴ھ | | ۱۴۲۵ھ | | ۱۴۲۶ھ | | ۱۴۲۷ھ | | ۱۴۲۸ھ | | ۱۴۲۹ھ | | ۱۴۳۰ھ | | ۱۴۳۱ھ | | ۱۴۳۲ھ | | ۱۴۳۳ھ | | ۱۴۳۴ھ | | ۱۴۳۵ھ | | ۱۴۳۶ھ | | ۱۴۳۷ھ | | ۱۴۳۸ھ | | ۱۴۳۹ھ | | ۱۴۴۰ھ | | ۱۴۴۱ھ | | ۱۴۴۲ھ | | ۱۴۴۳ھ | | ۱۴۴۴ھ | | ۱۴۴۵ھ | | ۱۴۴۶ھ | | ۱۴۴۷ھ | | ۱۴۴۸ھ | | ۱۴۴۹ھ | | ۱۴۵۰ھ | | ۱۴۵۱ھ | | ۱۴۵۲ھ | | ۱۴۵۳ھ | | ۱۴۵۴ھ | | ۱۴۵۵ھ | | ۱۴۵۶ھ | | ۱۴۵۷ھ | | ۱۴۵۸ھ | | ۱۴۵۹ھ | | ۱۴۶۰ھ | | ۱۴۶۱ھ | | ۱۴۶۲ھ | | ۱۴۶۳ھ | | ۱۴۶۴ھ | | ۱۴۶۵ھ | | ۱۴۶۶ھ | | ۱۴۶۷ھ | | ۱۴۶۸ھ | | ۱۴۶۹ھ | | ۱۴۷۰ھ | | ۱۴۷۱ھ | | ۱۴۷۲ھ | | ۱۴۷۳ھ | | ۱۴۷۴ھ | | ۱۴۷۵ھ | | ۱۴۷۶ھ | | ۱۴۷۷ھ | | ۱۴۷۸ھ | | ۱۴۷۹ھ | | ۱۴۸۰ھ | | ۱۴۸۱ھ | | ۱۴۸۲ھ | | ۱۴۸۳ھ | | ۱۴۸۴ھ | | ۱۴۸۵ھ | | ۱۴۸۶ھ | | ۱۴۸۷ھ | | ۱۴۸۸ھ | | ۱۴۸۹ھ | | ۱۴۹۰ھ | | ۱۴۹۱ھ | | ۱۴۹۲ھ | | ۱۴۹۳ھ | | ۱۴۹۴ھ | | ۱۴۹۵ھ | | ۱۴۹۶ھ | | ۱۴۹۷ھ | | ۱۴۹۸ھ | | ۱۴۹۹ھ | | ۱۵۰۰ھ | | ۱۵۰۱ھ | | ۱۵۰۲ھ | | ۱۵۰۳ھ | | ۱۵۰۴ھ | | ۱۵۰۵ھ | | ۱۵۰۶ھ | | ۱۵۰۷ھ | | ۱۵۰۸ھ | | ۱۵۰۹ھ | | ۱۵۱۰ھ | | ۱۵۱۱ھ | | ۱۵۱۲ھ | | ۱۵۱۳ھ | | ۱۵۱۴ھ | | ۱۵۱۵ھ | | ۱۵۱۶ھ | | ۱۵۱۷ھ | | ۱۵۱۸ھ | | ۱۵۱۹ھ | | ۱۵۲۰ھ | | ۱۵۲۱ھ | | ۱۵۲۲ھ | | ۱۵۲۳ھ | | ۱۵۲۴ھ | | ۱۵۲۵ھ | | ۱۵۲۶ھ | | ۱۵۲۷ھ | | ۱۵۲۸ھ | | ۱۵۲۹ھ | | ۱۵۳۰ھ | | ۱۵۳۱ھ | | ۱۵۳۲ھ | | ۱۵۳۳ھ | | ۱۵۳۴ھ | | ۱۵۳۵ھ | | ۱۵۳۶ھ | | ۱۵۳۷ھ | | ۱۵۳۸ھ | | ۱۵۳۹ھ | | ۱۵۴۰ھ | | ۱۵۴۱ھ | | ۱۵۴۲ھ | | ۱۵۴۳ھ | | ۱۵۴۴ھ | | ۱۵۴۵ھ | | ۱۵۴۶ھ | | ۱۵۴۷ھ | | ۱۵۴۸ھ | | ۱۵۴۹ھ | | ۱۵۵۰ھ | | ۱۵۵۱ھ | | ۱۵۵۲ھ | | ۱۵۵۳ھ | | ۱۵۵۴ھ | | ۱۵۵۵ھ | | ۱۵۵۶ھ | | ۱۵۵۷ھ | | ۱۵۵۸ھ | | ۱۵۵۹ھ | | ۱۵۶۰ھ | | ۱۵۶۱ھ | | ۱۵۶۲ھ | | ۱۵۶۳ھ | | ۱۵۶۴ھ | | ۱۵۶۵ھ | | ۱۵۶۶ھ | | ۱۵۶۷ھ | | ۱۵۶۸ھ | | ۱۵۶۹ھ | | ۱۵۷۰ھ | | ۱۵۷۱ھ | | ۱۵۷۲ھ | | ۱۵۷۳ھ | | ۱۵۷۴ھ | | ۱۵۷۵ھ | | ۱۵۷۶ھ | | ۱۵۷۷ھ | | ۱۵۷۸ھ | | ۱۵۷۹ھ | | ۱۵۸۰ھ | | ۱۵۸۱ھ | | ۱۵۸۲ھ | | ۱۵۸۳ھ | | ۱۵۸۴ھ | | ۱۵۸۵ھ | | ۱۵۸۶ھ | | ۱۵۸۷ھ | | ۱۵۸۸ھ | | ۱۵۸۹ھ | | ۱۵۹۰ھ | | ۱۵۹۱ھ | | ۱۵۹۲ھ | | ۱۵۹۳ھ | | ۱۵۹۴ھ | | ۱۵۹۵ھ | | ۱۵۹۶ھ | | ۱۵۹۷ھ | | ۱۵۹۸ھ | | ۱۵۹۹ھ | | ۱۶۰۰ھ | | ۱۶۰۱ھ | | ۱۶۰۲ھ | | ۱۶۰۳ھ | | ۱۶۰۴ھ | | ۱۶۰۵ھ | | ۱۶۰۶ھ | | ۱۶۰۷ھ | | ۱۶۰۸ھ | | ۱۶۰۹ھ | | ۱۶۱۰ھ | | ۱۶۱۱ھ | | ۱۶۱۲ھ | | ۱۶۱۳ھ | | ۱۶۱۴ھ | | ۱۶۱۵ھ | | ۱۶۱۶ھ | | ۱۶۱۷ھ | | ۱۶۱۸ھ | | ۱۶۱۹ھ | | ۱۶۲۰ھ | | ۱۶۲۱ھ | | ۱۶۲۲ھ | | ۱۶۲۳ھ | | ۱۶۲۴ھ | | ۱۶۲۵ھ | | ۱۶۲۶ھ | | ۱۶۲۷ھ | | ۱۶۲۸ھ | | ۱۶۲۹ھ | | ۱۶۳۰ھ | | ۱۶۳۱ھ | | ۱۶۳۲ھ | | ۱۶۳۳ھ | | ۱۶۳۴ھ | | ۱۶۳۵ھ | | ۱۶۳۶ھ | | ۱۶۳۷ھ | | ۱۶۳۸ھ | | ۱۶۳۹ھ | | ۱۶۴۰ھ | | ۱۶۴۱ھ | | ۱۶۴۲ھ | | ۱۶۴۳ھ | | ۱۶۴۴ھ | | ۱۶۴۵ھ | | ۱۶۴۶ھ | | ۱۶۴۷ھ | | ۱۶۴۸ھ | | ۱۶۴۹ھ | | ۱۶۵۰ھ | | ۱۶۵۱ھ | | ۱۶۵۲ھ | | ۱۶۵۳ھ | | ۱۶۵۴ھ | | ۱۶۵۵ھ | | ۱۶۵۶ھ | | ۱۶۵۷ھ | | ۱۶۵۸ھ | | ۱۶۵۹ھ | | ۱۶۶۰ھ | | ۱۶۶۱ھ | | ۱۶۶۲ھ | | ۱۶۶۳ھ | | ۱۶۶۴ھ | | ۱۶۶۵ھ | | ۱۶۶۶ھ | | ۱۶۶۷ھ | | ۱۶۶۸ھ | | ۱۶۶۹ھ | | ۱۶۷۰ھ | | ۱۶۷۱ھ | | ۱۶۷۲ھ | | ۱۶۷۳ھ | | ۱۶۷۴ھ | | ۱۶۷۵ھ | | ۱۶۷۶ھ | | ۱۶۷۷ھ | | ۱۶۷۸ھ | | ۱۶۷۹ھ | | ۱۶۸۰ھ | | ۱۶۸۱ھ | | ۱۶۸۲ھ | | ۱۶۸۳ھ | | ۱۶۸۴ھ | | ۱۶۸۵ھ | | ۱۶۸۶ھ | | ۱۶۸۷ھ | | ۱۶۸۸ھ | | ۱۶۸۹ھ | | ۱۶۹۰ھ | | ۱۶۹۱ھ | | ۱۶۹۲ھ | | ۱۶۹۳ھ | | ۱۶۹۴ھ | | ۱۶۹۵ھ | | ۱۶۹۶ھ | | ۱۶۹۷ھ | | ۱۶۹۸ھ | | ۱۶۹۹ھ | | ۱۷۰۰ھ | | ۱۷۰۱ھ | | ۱۷۰۲ھ | | ۱۷۰۳ھ | | ۱۷۰۴ھ | | ۱۷۰۵ھ | | ۱۷۰۶ھ | | ۱۷۰۷ھ | | ۱۷۰۸ھ | | ۱۷۰۹ھ | | ۱۷۱۰ھ | | ۱۷۱۱ھ | | ۱۷۱۲ھ | | ۱۷۱۳ھ | | ۱۷۱۴ھ | | ۱۷۱۵ھ | | ۱۷۱۶ھ | | ۱۷۱۷ھ | | ۱۷۱۸ھ | | ۱۷۱۹ھ | | ۱۷۲۰ھ | | ۱۷۲۱ھ | | ۱۷۲۲ھ | | ۱۷۲۳ھ | | ۱۷۲۴ھ | | ۱۷۲۵ھ | | ۱۷۲۶ھ | | ۱۷۲۷ھ | | ۱۷۲۸ھ | | ۱۷۲۹ھ | | ۱۷۳۰ھ | | ۱۷۳۱ھ | | ۱۷۳۲ھ | | ۱۷۳۳ھ | | ۱۷۳۴ھ | | ۱۷۳۵ھ | | ۱۷۳۶ھ | | ۱۷۳۷ھ | | ۱۷۳۸ھ | | ۱۷۳۹ھ | | ۱۷۴۰ھ | | ۱۷۴۱ھ | | ۱۷۴۲ھ | | ۱۷۴۳ھ | | ۱۷۴۴ھ | | ۱۷۴۵ھ | | ۱۷۴۶ھ | | ۱۷۴۷ھ | | ۱۷۴۸ھ | | ۱۷۴۹ھ | | ۱۷۵۰ھ | | ۱۷۵۱ھ | | ۱۷۵۲ھ | | ۱۷۵۳ھ | | ۱۷۵۴ھ | | ۱۷۵۵ھ | | ۱۷۵۶ھ | | ۱۷۵۷ھ | | ۱۷۵۸ھ | | ۱۷۵۹ھ | | ۱۷۶۰ھ | | ۱۷۶۱ھ | | ۱۷۶۲ھ | | ۱۷۶۳ھ | | ۱۷۶۴ھ | | ۱۷۶۵ھ | | ۱۷۶۶ھ | | ۱۷۶۷ھ | | ۱۷۶۸ھ | | ۱۷۶۹ھ | | ۱۷۷۰ھ | | ۱۷۷۱ھ | | ۱۷۷۲ھ | | ۱۷۷۳ھ | | ۱۷۷۴ھ | | ۱۷۷۵ھ | | ۱۷۷۶ھ | | ۱۷۷۷ھ | | ۱۷۷۸ھ | | ۱۷۷۹ھ | | ۱۷۸۰ھ | | ۱۷۸۱ھ | | ۱۷۸۲ھ | | ۱۷۸۳ھ | | ۱۷۸۴ھ | | ۱۷۸۵ھ | | ۱۷۸۶ھ | | ۱۷۸۷ھ | | ۱۷۸۸ھ | | ۱۷۸۹ھ | | ۱۷۹۰ھ | | ۱۷۹۱ھ | | ۱۷۹۲ھ | | ۱۷۹۳ھ | | ۱۷۹۴ھ | | ۱۷۹۵ھ | | ۱۷۹۶ھ | | ۱۷۹۷ھ | | ۱۷۹۸ھ | | ۱۷۹۹ھ | | ۱۸۰۰ھ | | ۱۸۰۱ھ | | ۱۸۰۲ھ | | ۱۸۰۳ھ | | ۱۸۰۴ھ | | ۱۸۰۵ھ | | ۱۸۰۶ھ | | ۱۸۰۷ھ | | ۱۸۰۸ھ | | ۱۸۰۹ھ | | ۱۸۱۰ھ | | ۱۸۱۱ھ | | ۱۸۱۲ھ | | ۱۸۱۳ھ | | ۱۸۱۴ھ | | ۱۸۱۵ھ | | ۱۸۱۶ھ | | ۱۸۱۷ھ | | ۱۸۱۸ھ | | ۱۸۱۹ھ | | ۱۸۲۰ھ | | ۱۸۲۱ھ | | ۱۸۲۲ھ | | ۱۸۲۳ھ | | ۱۸۲۴ھ | | ۱۸۲۵ھ | | ۱۸۲۶ھ | | ۱۸۲۷ھ | | ۱۸۲۸ھ | | ۱۸۲۹ھ | | ۱۸۳۰ھ | | ۱۸۳۱ھ | | ۱۸۳۲ھ | | ۱۸۳۳ھ | | ۱۸۳۴ھ | | ۱۸۳۵ھ | | ۱۸۳۶ھ | | ۱۸۳۷ھ | | ۱۸۳۸ھ | | ۱۸۳۹ھ | | ۱۸۴۰ھ | | ۱۸۴۱ھ | | ۱۸۴۲ھ | | ۱۸۴۳ھ | | ۱۸۴۴ھ | | ۱۸۴۵ھ | | ۱۸۴۶ھ | | ۱۸۴۷ھ | | ۱۸۴۸ھ | | ۱۸۴۹ھ | | ۱۸۵۰ھ | | ۱۸۵۱ھ | | ۱۸۵۲ھ | | ۱۸۵۳ھ | | ۱۸۵۴ھ | | ۱۸۵۵ھ | | ۱۸۵۶ھ | | ۱۸۵۷ھ | | ۱۸۵۸ھ | | ۱۸۵۹ھ | | ۱۸۶۰ھ | | ۱۸۶۱ھ | | ۱۸۶۲ھ | | ۱۸۶۳ھ | | ۱۸۶۴ھ | | ۱۸۶۵ھ | | ۱۸۶۶ھ | | ۱۸۶۷ھ | | ۱۸۶۸ھ | | ۱۸۶۹ھ | | ۱۸۷۰ھ | | ۱۸۷۱ھ | | ۱۸۷۲ھ | | ۱۸۷۳ھ | | ۱۸۷۴ھ | | ۱۸۷۵ھ | | ۱۸۷۶ھ | | ۱۸۷۷ھ | | ۱۸۷۸ھ | | ۱۸۷۹ھ | | ۱۸۸۰ھ | | ۱۸۸۱ھ | | ۱۸۸۲ھ | | ۱۸۸۳ھ | | ۱۸۸۴ھ | | ۱۸۸۵ھ | | ۱۸۸۶ھ | | ۱۸۸۷ھ | | ۱۸۸۸ھ | | ۱۸۸۹ھ | | ۱۸۹۰ھ | | ۱۸۹۱ھ | | ۱۸۹۲ھ | | ۱۸۹۳ھ | | ۱۸۹۴ھ | | ۱۸۹۵ھ | | ۱۸۹۶ھ | | ۱۸۹۷ھ | | ۱۸۹۸ھ | | ۱۸۹۹ھ | | ۱۹۰۰ھ | | ۱۹۰۱ھ | | ۱۹۰۲ھ | | ۱۹۰۳ھ | | ۱۹۰۴ھ | | ۱۹۰۵ھ | | ۱۹۰۶ھ | | ۱۹۰۷ھ | | ۱۹۰۸ھ | | ۱۹۰۹ھ | | ۱۹۱۰ھ | | ۱۹۱۱ھ | | ۱۹۱۲ھ | | ۱۹۱۳ھ | | ۱۹۱۴ھ | | ۱۹۱۵ھ | | ۱۹۱۶ھ | | ۱۹۱۷ھ | | ۱۹۱۸ھ | | ۱۹۱۹ھ | | ۱۹۲۰ھ | | ۱۹۲۱ھ | | ۱۹۲۲ھ | | ۱۹۲۳ھ | | ۱۹۲۴ھ | | ۱۹۲۵ھ | | ۱۹۲۶ھ | | ۱۹۲۷ھ | | ۱۹۲۸ھ | | ۱۹۲۹ھ | | ۱۹۳۰ھ | | ۱۹۳۱ھ | | ۱۹۳۲ھ | | ۱۹۳۳ھ | | ۱۹۳۴ھ | | ۱۹۳۵ھ | | ۱۹۳۶ھ | | ۱۹۳۷ھ | | ۱۹۳۸ھ | | ۱۹۳۹ھ | | ۱۹۴۰ھ | | ۱۹۴۱ھ | | ۱۹۴۲ھ | | ۱۹۴۳ھ | | ۱۹۴۴ھ | | ۱۹۴۵ھ | | ۱۹۴۶ھ | | ۱۹۴۷ھ | | ۱۹۴۸ھ | | ۱۹۴۹ھ | | ۱۹۵۰ھ | | ۱۹۵۱ھ | | ۱۹۵۲ھ | | ۱۹۵۳ھ | | ۱۹۵۴ھ | | ۱۹۵۵ھ | | ۱۹۵۶ھ | | ۱۹۵۷ھ | | ۱۹۵۸ھ | | ۱۹۵۹ھ | | ۱۹۶۰ھ | | ۱۹۶۱ھ | | ۱۹۶۲ھ | | ۱۹۶۳ھ | | ۱۹۶۴ھ | | ۱۹۶۵ھ | | ۱۹۶۶ھ | | ۱۹۶۷ھ | | ۱۹۶۸ھ | | ۱۹۶۹ھ | | ۱۹۷۰ھ | | ۱۹۷۱ھ | | ۱۹۷۲ھ | | ۱۹۷۳ھ | | ۱۹۷۴ھ | | ۱۹۷۵ھ | | ۱۹۷۶ھ | | ۱۹۷۷ھ | | ۱۹۷۸ھ | | ۱۹۷۹ھ | | ۱۹۸۰ھ | | ۱۹۸۱ھ | | ۱۹۸۲ھ | | ۱۹۸۳ھ | | ۱۹۸۴ھ | | ۱۹۸۵ھ | | ۱۹۸۶ھ | | ۱۹۸۷ھ | | ۱۹۸۸ھ | | ۱۹۸۹ھ | | ۱۹۹۰ھ | | ۱۹۹۱ھ | | ۱۹۹۲ھ | | ۱۹۹۳ھ | | ۱۹۹۴ھ | | ۱۹۹۵ھ | | ۱۹۹۶ھ | | ۱۹۹۷ھ | | ۱۹۹۸ھ | | ۱۹۹۹ھ | | ۲۰۰۰ھ | | ۲۰۰۱ھ | | ۲۰۰۲ھ | | ۲۰۰۳ھ | | ۲۰۰۴ھ | | ۲۰۰۵ھ | | ۲۰۰۶ھ | | ۲۰۰۷ھ | | ۲۰۰۸ھ | | ۲۰۰۹ھ | | ۲۰۱۰ھ | | ۲۰۱۱ھ | | ۲۰۱۲ھ | | ۲۰۱۳ھ | | ۲۰۱۴ھ | | ۲۰۱۵ھ | | ۲۰۱۶ھ | | ۲۰۱۷ھ | | ۲۰۱۸ھ | | ۲۰۱۹ھ | | ۲۰۲۰ھ | | ۲۰۲۱ھ | | ۲۰۲۲ھ | | ۲۰۲۳ھ | | ۲۰۲۴ھ | | ۲۰۲۵ھ | | ۲۰۲۶ھ | | ۲۰۲۷ھ | | ۲۰۲۸ھ | | ۲۰۲۹ھ | | ۲۰۳۰ھ | | ۲۰۳۱ھ | | ۲۰۳۲ھ | | ۲۰۳۳ھ | | ۲۰۳۴ھ | | ۲۰۳۵ھ | | ۲۰۳۶ھ | | ۲۰۳۷ھ | | ۲۰۳۸ھ | | ۲۰۳۹ھ | | ۲۰۴۰ھ | | ۲۰۴۱ھ | | ۲۰۴۲ھ | | ۲۰۴۳ھ | | ۲۰۴۴ھ | | ۲۰۴۵ھ | | ۲۰۴۶ھ | | ۲۰۴۷ھ | | ۲۰۴۸ھ | | ۲۰۴۹ھ | | ۲۰۵۰ھ | | ۲۰۵۱ھ | | ۲۰۵۲ھ | | ۲۰۵۳ھ | | ۲۰۵۴ھ | | ۲۰۵۵ھ | | ۲۰۵۶ھ | | ۲۰۵۷ھ | | ۲۰۵۸ھ | | ۲۰۵۹ھ | | ۲۰۶۰ھ | | ۲۰۶۱ھ | | ۲۰۶۲ھ | | ۲۰۶۳ھ | | ۲۰۶۴ھ | | ۲۰۶۵ھ | | ۲۰۶۶ھ | | ۲۰۶۷ھ | | ۲۰۶۸ھ | | ۲۰۶۹ھ | | ۲۰۷۰ھ | | ۲۰۷۱ھ | | ۲۰۷۲ھ | | ۲۰۷۳ھ | | ۲۰۷۴ھ | |
|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|
|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|-------|--|

ترا نه فرموده حضرت صاحبزاده میرزا بشیر احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ رضی تعالیٰ

| | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
|------|---|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|------|
| ۱۹۱۶ | ۱ | ۱۴ | ۱۰ | ۲۰ | ۲۱ | ۲۲ | ۲۳ | ۲۴ | ۲۵ | ۲۶ | ۲۷ | ۲۸ | ۲۹ | ۳۰ | ۳۱ | ۳۲ | ۳۳ | ۳۴ | ۳۵ | ۳۶ | ۳۷ | ۳۸ | ۳۹ | ۴۰ | ۴۱ | ۴۲ | ۴۳ | ۴۴ | ۴۵ | ۴۶ | ۴۷ | ۴۸ | ۴۹ | ۵۰ | ۵۱ | ۵۲ | ۵۳ | ۵۴ | ۵۵ | ۵۶ | ۵۷ | ۵۸ | ۵۹ | ۶۰ | ۶۱ | ۶۲ | ۶۳ | ۶۴ | ۶۵ | ۶۶ | ۶۷ | ۶۸ | ۶۹ | ۷۰ | ۷۱ | ۷۲ | ۷۳ | ۷۴ | ۷۵ | ۷۶ | ۷۷ | ۷۸ | ۷۹ | ۸۰ | ۸۱ | ۸۲ | ۸۳ | ۸۴ | ۸۵ | ۸۶ | ۸۷ | ۸۸ | ۸۹ | ۹۰ | ۹۱ | ۹۲ | ۹۳ | ۹۴ | ۹۵ | ۹۶ | ۹۷ | ۹۸ | ۹۹ | ۱۰۰ | ۱۰۱ | ۱۰۲ | ۱۰۳ | ۱۰۴ | ۱۰۵ | ۱۰۶ | ۱۰۷ | ۱۰۸ | ۱۰۹ | ۱۱۰ | ۱۱۱ | ۱۱۲ | ۱۱۳ | ۱۱۴ | ۱۱۵ | ۱۱۶ | ۱۱۷ | ۱۱۸ | ۱۱۹ | ۱۲۰ | ۱۲۱ | ۱۲۲ | ۱۲۳ | ۱۲۴ | ۱۲۵ | ۱۲۶ | ۱۲۷ | ۱۲۸ | ۱۲۹ | ۱۳۰ | ۱۳۱ | ۱۳۲ | ۱۳۳ | ۱۳۴ | ۱۳۵ | ۱۳۶ | ۱۳۷ | ۱۳۸ | ۱۳۹ | ۱۴۰ | ۱۴۱ | ۱۴۲ | ۱۴۳ | ۱۴۴ | ۱۴۵ | ۱۴۶ | ۱۴۷ | ۱۴۸ | ۱۴۹ | ۱۵۰ | ۱۵۱ | ۱۵۲ | ۱۵۳ | ۱۵۴ | ۱۵۵ | ۱۵۶ | ۱۵۷ | ۱۵۸ | ۱۵۹ | ۱۶۰ | ۱۶۱ | ۱۶۲ | ۱۶۳ | ۱۶۴ | ۱۶۵ | ۱۶۶ | ۱۶۷ | ۱۶۸ | ۱۶۹ | ۱۷۰ | ۱۷۱ | ۱۷۲ | ۱۷۳ | ۱۷۴ | ۱۷۵ | ۱۷۶ | ۱۷۷ | ۱۷۸ | ۱۷۹ | ۱۸۰ | ۱۸۱ | ۱۸۲ | ۱۸۳ | ۱۸۴ | ۱۸۵ | ۱۸۶ | ۱۸۷ | ۱۸۸ | ۱۸۹ | ۱۹۰ | ۱۹۱ | ۱۹۲ | ۱۹۳ | ۱۹۴ | ۱۹۵ | ۱۹۶ | ۱۹۷ | ۱۹۸ | ۱۹۹ | ۲۰۰ | ۲۰۱ | ۲۰۲ | ۲۰۳ | ۲۰۴ | ۲۰۵ | ۲۰۶ | ۲۰۷ | ۲۰۸ | ۲۰۹ | ۲۱۰ | ۲۱۱ | ۲۱۲ | ۲۱۳ | ۲۱۴ | ۲۱۵ | ۲۱۶ | ۲۱۷ | ۲۱۸ | ۲۱۹ | ۲۲۰ | ۲۲۱ | ۲۲۲ | ۲۲۳ | ۲۲۴ | ۲۲۵ | ۲۲۶ | ۲۲۷ | ۲۲۸ | ۲۲۹ | ۲۳۰ | ۲۳۱ | ۲۳۲ | ۲۳۳ | ۲۳۴ | ۲۳۵ | ۲۳۶ | ۲۳۷ | ۲۳۸ | ۲۳۹ | ۲۴۰ | ۲۴۱ | ۲۴۲ | ۲۴۳ | ۲۴۴ | ۲۴۵ | ۲۴۶ | ۲۴۷ | ۲۴۸ | ۲۴۹ | ۲۵۰ | ۲۵۱ | ۲۵۲ | ۲۵۳ | ۲۵۴ | ۲۵۵ | ۲۵۶ | ۲۵۷ | ۲۵۸ | ۲۵۹ | ۲۶۰ | ۲۶۱ | ۲۶۲ | ۲۶۳ | ۲۶۴ | ۲۶۵ | ۲۶۶ | ۲۶۷ | ۲۶۸ | ۲۶۹ | ۲۷۰ | ۲۷۱ | ۲۷۲ | ۲۷۳ | ۲۷۴ | ۲۷۵ | ۲۷۶ | ۲۷۷ | ۲۷۸ | ۲۷۹ | ۲۸۰ | ۲۸۱ | ۲۸۲ | ۲۸۳ | ۲۸۴ | ۲۸۵ | ۲۸۶ | ۲۸۷ | ۲۸۸ | ۲۸۹ | ۲۹۰ | ۲۹۱ | ۲۹۲ | ۲۹۳ | ۲۹۴ | ۲۹۵ | ۲۹۶ | ۲۹۷ | ۲۹۸ | ۲۹۹ | ۳۰۰ | ۳۰۱ | ۳۰۲ | ۳۰۳ | ۳۰۴ | ۳۰۵ | ۳۰۶ | ۳۰۷ | ۳۰۸ | ۳۰۹ | ۳۱۰ | ۳۱۱ | ۳۱۲ | ۳۱۳ | ۳۱۴ | ۳۱۵ | ۳۱۶ | ۳۱۷ | ۳۱۸ | ۳۱۹ | ۳۲۰ | ۳۲۱ | ۳۲۲ | ۳۲۳ | ۳۲۴ | ۳۲۵ | ۳۲۶ | ۳۲۷ | ۳۲۸ | ۳۲۹ | ۳۳۰ | ۳۳۱ | ۳۳۲ | ۳۳۳ | ۳۳۴ | ۳۳۵ | ۳۳۶ | ۳۳۷ | ۳۳۸ | ۳۳۹ | ۳۴۰ | ۳۴۱ | ۳۴۲ | ۳۴۳ | ۳۴۴ | ۳۴۵ | ۳۴۶ | ۳۴۷ | ۳۴۸ | ۳۴۹ | ۳۵۰ | ۳۵۱ | ۳۵۲ | ۳۵۳ | ۳۵۴ | ۳۵۵ | ۳۵۶ | ۳۵۷ | ۳۵۸ | ۳۵۹ | ۳۶۰ | ۳۶۱ | ۳۶۲ | ۳۶۳ | ۳۶۴ | ۳۶۵ | ۳۶۶ | ۳۶۷ | ۳۶۸ | ۳۶۹ | ۳۷۰ | ۳۷۱ | ۳۷۲ | ۳۷۳ | ۳۷۴ | ۳۷۵ | ۳۷۶ | ۳۷۷ | ۳۷۸ | ۳۷۹ | ۳۸۰ | ۳۸۱ | ۳۸۲ | ۳۸۳ | ۳۸۴ | ۳۸۵ | ۳۸۶ | ۳۸۷ | ۳۸۸ | ۳۸۹ | ۳۹۰ | ۳۹۱ | ۳۹۲ | ۳۹۳ | ۳۹۴ | ۳۹۵ | ۳۹۶ | ۳۹۷ | ۳۹۸ | ۳۹۹ | ۴۰۰ | ۴۰۱ | ۴۰۲ | ۴۰۳ | ۴۰۴ | ۴۰۵ | ۴۰۶ | ۴۰۷ | ۴۰۸ | ۴۰۹ | ۴۱۰ | ۴۱۱ | ۴۱۲ | ۴۱۳ | ۴۱۴ | ۴۱۵ | ۴۱۶ | ۴۱۷ | ۴۱۸ | ۴۱۹ | ۴۲۰ | ۴۲۱ | ۴۲۲ | ۴۲۳ | ۴۲۴ | ۴۲۵ | ۴۲۶ | ۴۲۷ | ۴۲۸ | ۴۲۹ | ۴۳۰ | ۴۳۱ | ۴۳۲ | ۴۳۳ | ۴۳۴ | ۴۳۵ | ۴۳۶ | ۴۳۷ | ۴۳۸ | ۴۳۹ | ۴۴۰ | ۴۴۱ | ۴۴۲ | ۴۴۳ | ۴۴۴ | ۴۴۵ | ۴۴۶ | ۴۴۷ | ۴۴۸ | ۴۴۹ | ۴۵۰ | ۴۵۱ | ۴۵۲ | ۴۵۳ | ۴۵۴ | ۴۵۵ | ۴۵۶ | ۴۵۷ | ۴۵۸ | ۴۵۹ | ۴۶۰ | ۴۶۱ | ۴۶۲ | ۴۶۳ | ۴۶۴ | ۴۶۵ | ۴۶۶ | ۴۶۷ | ۴۶۸ | ۴۶۹ | ۴۷۰ | ۴۷۱ | ۴۷۲ | ۴۷۳ | ۴۷۴ | ۴۷۵ | ۴۷۶ | ۴۷۷ | ۴۷۸ | ۴۷۹ | ۴۸۰ | ۴۸۱ | ۴۸۲ | ۴۸۳ | ۴۸۴ | ۴۸۵ | ۴۸۶ | ۴۸۷ | ۴۸۸ | ۴۸۹ | ۴۹۰ | ۴۹۱ | ۴۹۲ | ۴۹۳ | ۴۹۴ | ۴۹۵ | ۴۹۶ | ۴۹۷ | ۴۹۸ | ۴۹۹ | ۵۰۰ | ۵۰۱ | ۵۰۲ | ۵۰۳ | ۵۰۴ | ۵۰۵ | ۵۰۶ | ۵۰۷ | ۵۰۸ | ۵۰۹ | ۵۱۰ | ۵۱۱ | ۵۱۲ | ۵۱۳ | ۵۱۴ | ۵۱۵ | ۵۱۶ | ۵۱۷ | ۵۱۸ | ۵۱۹ | ۵۲۰ | ۵۲۱ | ۵۲۲ | ۵۲۳ | ۵۲۴ | ۵۲۵ | ۵۲۶ | ۵۲۷ | ۵۲۸ | ۵۲۹ | ۵۳۰ | ۵۳۱ | ۵۳۲ | ۵۳۳ | ۵۳۴ | ۵۳۵ | ۵۳۶ | ۵۳۷ | ۵۳۸ | ۵۳۹ | ۵۴۰ | ۵۴۱ | ۵۴۲ | ۵۴۳ | ۵۴۴ | ۵۴۵ | ۵۴۶ | ۵۴۷ | ۵۴۸ | ۵۴۹ | ۵۵۰ | ۵۵۱ | ۵۵۲ | ۵۵۳ | ۵۵۴ | ۵۵۵ | ۵۵۶ | ۵۵۷ | ۵۵۸ | ۵۵۹ | ۵۶۰ | ۵۶۱ | ۵۶۲ | ۵۶۳ | ۵۶۴ | ۵۶۵ | ۵۶۶ | ۵۶۷ | ۵۶۸ | ۵۶۹ | ۵۷۰ | ۵۷۱ | ۵۷۲ | ۵۷۳ | ۵۷۴ | ۵۷۵ | ۵۷۶ | ۵۷۷ | ۵۷۸ | ۵۷۹ | ۵۸۰ | ۵۸۱ | ۵۸۲ | ۵۸۳ | ۵۸۴ | ۵۸۵ | ۵۸۶ | ۵۸۷ | ۵۸۸ | ۵۸۹ | ۵۹۰ | ۵۹۱ | ۵۹۲ | ۵۹۳ | ۵۹۴ | ۵۹۵ | ۵۹۶ | ۵۹۷ | ۵۹۸ | ۵۹۹ | ۶۰۰ | ۶۰۱ | ۶۰۲ | ۶۰۳ | ۶۰۴ | ۶۰۵ | ۶۰۶ | ۶۰۷ | ۶۰۸ | ۶۰۹ | ۶۱۰ | ۶۱۱ | ۶۱۲ | ۶۱۳ | ۶۱۴ | ۶۱۵ | ۶۱۶ | ۶۱۷ | ۶۱۸ | ۶۱۹ | ۶۲۰ | ۶۲۱ | ۶۲۲ | ۶۲۳ | ۶۲۴ | ۶۲۵ | ۶۲۶ | ۶۲۷ | ۶۲۸ | ۶۲۹ | ۶۳۰ | ۶۳۱ | ۶۳۲ | ۶۳۳ | ۶۳۴ | ۶۳۵ | ۶۳۶ | ۶۳۷ | ۶۳۸ | ۶۳۹ | ۶۴۰ | ۶۴۱ | ۶۴۲ | ۶۴۳ | ۶۴۴ | ۶۴۵ | ۶۴۶ | ۶۴۷ | ۶۴۸ | ۶۴۹ | ۶۵۰ | ۶۵۱ | ۶۵۲ | ۶۵۳ | ۶۵۴ | ۶۵۵ | ۶۵۶ | ۶۵۷ | ۶۵۸ | ۶۵۹ | ۶۶۰ | ۶۶۱ | ۶۶۲ | ۶۶۳ | ۶۶۴ | ۶۶۵ | ۶۶۶ | ۶۶۷ | ۶۶۸ | ۶۶۹ | ۶۷۰ | ۶۷۱ | ۶۷۲ | ۶۷۳ | ۶۷۴ | ۶۷۵ | ۶۷۶ | ۶۷۷ | ۶۷۸ | ۶۷۹ | ۶۸۰ | ۶۸۱ | ۶۸۲ | ۶۸۳ | ۶۸۴ | ۶۸۵ | ۶۸۶ | ۶۸۷ | ۶۸۸ | ۶۸۹ | ۶۹۰ | ۶۹۱ | ۶۹۲ | ۶۹۳ | ۶۹۴ | ۶۹۵ | ۶۹۶ | ۶۹۷ | ۶۹۸ | ۶۹۹ | ۷۰۰ | ۷۰۱ | ۷۰۲ | ۷۰۳ | ۷۰۴ | ۷۰۵ | ۷۰۶ | ۷۰۷ | ۷۰۸ | ۷۰۹ | ۷۱۰ | ۷۱۱ | ۷۱۲ | ۷۱۳ | ۷۱۴ | ۷۱۵ | ۷۱۶ | ۷۱۷ | ۷۱۸ | ۷۱۹ | ۷۲۰ | ۷۲۱ | ۷۲۲ | ۷۲۳ | ۷۲۴ | ۷۲۵ | ۷۲۶ | ۷۲۷ | ۷۲۸ | ۷۲۹ | ۷۳۰ | ۷۳۱ | ۷۳۲ | ۷۳۳ | ۷۳۴ | ۷۳۵ | ۷۳۶ | ۷۳۷ | ۷۳۸ | ۷۳۹ | ۷۴۰ | ۷۴۱ | ۷۴۲ | ۷۴۳ | ۷۴۴ | ۷۴۵ | ۷۴۶ | ۷۴۷ | ۷۴۸ | ۷۴۹ | ۷۵۰ | ۷۵۱ | ۷۵۲ | ۷۵۳ | ۷۵۴ | ۷۵۵ | ۷۵۶ | ۷۵۷ | ۷۵۸ | ۷۵۹ | ۷۶۰ | ۷۶۱ | ۷۶۲ | ۷۶۳ | ۷۶۴ | ۷۶۵ | ۷۶۶ | ۷۶۷ | ۷۶۸ | ۷۶۹ | ۷۷۰ | ۷۷۱ | ۷۷۲ | ۷۷۳ | ۷۷۴ | ۷۷۵ | ۷۷۶ | ۷۷۷ | ۷۷۸ | ۷۷۹ | ۷۸۰ | ۷۸۱ | ۷۸۲ | ۷۸۳ | ۷۸۴ | ۷۸۵ | ۷۸۶ | ۷۸۷ | ۷۸۸ | ۷۸۹ | ۷۹۰ | ۷۹۱ | ۷۹۲ | ۷۹۳ | ۷۹۴ | ۷۹۵ | ۷۹۶ | ۷۹۷ | ۷۹۸ | ۷۹۹ | ۸۰۰ | ۸۰۱ | ۸۰۲ | ۸۰۳ | ۸۰۴ | ۸۰۵ | ۸۰۶ | ۸۰۷ | ۸۰۸ | ۸۰۹ | ۸۱۰ | ۸۱۱ | ۸۱۲ | ۸۱۳ | ۸۱۴ | ۸۱۵ | ۸۱۶ | ۸۱۷ | ۸۱۸ | ۸۱۹ | ۸۲۰ | ۸۲۱ | ۸۲۲ | ۸۲۳ | ۸۲۴ | ۸۲۵ | ۸۲۶ | ۸۲۷ | ۸۲۸ | ۸۲۹ | ۸۳۰ | ۸۳۱ | ۸۳۲ | ۸۳۳ | ۸۳۴ | ۸۳۵ | ۸۳۶ | ۸۳۷ | ۸۳۸ | ۸۳۹ | ۸۴۰ | ۸۴۱ | ۸۴۲ | ۸۴۳ | ۸۴۴ | ۸۴۵ | ۸۴۶ | ۸۴۷ | ۸۴۸ | ۸۴۹ | ۸۵۰ | ۸۵۱ | ۸۵۲ | ۸۵۳ | ۸۵۴ | ۸۵۵ | ۸۵۶ | ۸۵۷ | ۸۵۸ | ۸۵۹ | ۸۶۰ | ۸۶۱ | ۸۶۲ | ۸۶۳ | ۸۶۴ | ۸۶۵ | ۸۶۶ | ۸۶۷ | ۸۶۸ | ۸۶۹ | ۸۷۰ | ۸۷۱ | ۸۷۲ | ۸۷۳ | ۸۷۴ | ۸۷۵ | ۸۷۶ | ۸۷۷ | ۸۷۸ | ۸۷۹ | ۸۸۰ | ۸۸۱ | ۸۸۲ | ۸۸۳ | ۸۸۴ | ۸۸۵ | ۸۸۶ | ۸۸۷ | ۸۸۸ | ۸۸۹ | ۸۹۰ | ۸۹۱ | ۸۹۲ | ۸۹۳ | ۸۹۴ | ۸۹۵ | ۸۹۶ | ۸۹۷ | ۸۹۸ | ۸۹۹ | ۹۰۰ | ۹۰۱ | ۹۰۲ | ۹۰۳ | ۹۰۴ | ۹۰۵ | ۹۰۶ | ۹۰۷ | ۹۰۸ | ۹۰۹ | ۹۱۰ | ۹۱۱ | ۹۱۲ | ۹۱۳ | ۹۱۴ | ۹۱۵ | ۹۱۶ | ۹۱۷ | ۹۱۸ | ۹۱۹ | ۹۲۰ | ۹۲۱ | ۹۲۲ | ۹۲۳ | ۹۲۴ | ۹۲۵ | ۹۲۶ | ۹۲۷ | ۹۲۸ | ۹۲۹ | ۹۳۰ | ۹۳۱ | ۹۳۲ | ۹۳۳ | ۹۳۴ | ۹۳۵ | ۹۳۶ | ۹۳۷ | ۹۳۸ | ۹۳۹ | ۹۴۰ | ۹۴۱ | ۹۴۲ | ۹۴۳ | ۹۴۴ | ۹۴۵ | ۹۴۶ | ۹۴۷ | ۹۴۸ | ۹۴۹ | ۹۵۰ | ۹۵۱ | ۹۵۲ | ۹۵۳ | ۹۵۴ | ۹۵۵ | ۹۵۶ | ۹۵۷ | ۹۵۸ | ۹۵۹ | ۹۶۰ | ۹۶۱ | ۹۶۲ | ۹۶۳ | ۹۶۴ | ۹۶۵ | ۹۶۶ | ۹۶۷ | ۹۶۸ | ۹۶۹ | ۹۷۰ | ۹۷۱ | ۹۷۲ | ۹۷۳ | ۹۷۴ | ۹۷۵ | ۹۷۶ | ۹۷۷ | ۹۷۸ | ۹۷۹ | ۹۸۰ | ۹۸۱ | ۹۸۲ | ۹۸۳ | ۹۸۴ | ۹۸۵ | ۹۸۶ | ۹۸۷ | ۹۸۸ | ۹۸۹ | ۹۹۰ | ۹۹۱ | ۹۹۲ | ۹۹۳ | ۹۹۴ | ۹۹۵ | ۹۹۶ | ۹۹۷ | ۹۹۸ | ۹۹۹ | ۱۰۰۰ |
|------|---|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|------|

آج دل مسرور ہے اپنا طبیعت شاد ہے
 ہے پنا اسکی خدا کے فضل پر اور رحم پر
 نحرہ اللہ اکبر اس سے اب ہوگا بلند
 چشم بدیں کو رہود مست مخالف ٹوٹ جائے
 ہوش میں آدشمن بدخواہ اپنی فکر کر
 اے خدا اب جلد زادہ دن کہم دیکھ لیں
 لئے وہ اسلام وہ مسلم کہ صر کو چلے
 دین حق اک عید مقبور زیر دام کفر
 اے خدا اسلام کی کشتی کو طوفان بچا
 یاس کا منظر ہے لیکن دل ہے امیدوں سے پر
 رحم فرمایا خدا نے سن کے نیندوں کی پکا
 اگیا جہدی سیخ وقت نامور حشر
 اب گیا وقت خزاں اور اگیا وقت بہار
 مگر نامغرب کو پڑے گا اب سر تسلیم خم
 بر طرف پھیلے بدشر خدمت دیں کے لئے
 دل ہے حمد و شکر سے بھرپور اور سرور سجود
 صد مبارک صد مبارک خدا مان دین حق
 اب ترانہ ہو چکا روز جزا بھی یاد کر

مسجد لندن کی رکھی جا رہی بنیاد ہے
 جو بنا اسکے مقابل پر ہے وہ برباد ہے
 شرک کے مرکز میں یہ توحید کی بنیاد ہے
 دل وہ غارت ہو جو اس کو دیکھ کر ناشاد
 سراٹھا کر دیکھ رہے خلق بالمرصاد ہے
 بند طبع مسلم ناشاد پھیرا زاد ہے
 نے وہ شیریں ہی رہی باقی نہ وہ فرود ہے
 بر طوف آواز و شور و غوغا صلیا ہے
 ہم غریبوں کی تیری درگاہ میں فریاد ہے
 یاد ہے ہم کو تیرا وعدہ خدا یا یاد ہے
 اگیا وہ دین کا جو منفرد استاد ہے
 دل میں پھر نازہ ہوئی پہلے سونکی یاد ہے
 باغ احمد میں ہوا پھر سبزہ نوزاد ہے
 چل رہی مشرق سے باد نصرت و امداد ہے
 ملک انگلستان میں بھی پہنچا ہوا امتداد ہے
 روح ہے سر رہاں خوش ہر طبیعت داد ہے
 مسجد لندن کی رکھی جا رہی بنیاد ہے
 اے بشیر خستہ حال قول ملی بھی یاد کر

أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ

میرے پیارے خدا میرے پیارے خدا تجھے میرے پیارے خدا کی قسم
تجھے قیامت کے شور و غما کی قسم۔ تجھے تو مسمیٰ آویجا کی قسم
ہے طفیلِ رسولِ کریم و امیںِ نبوتِ احمدِ مادیٰ دیں
میرے پیارے امام کو دیدے شفا تجھے اپنے ہی دستِ شفا کی قسم
(از قیس مینائی کراچی)

احمدیوں کے عقائد قرآن و حدیث کے عین مطابق ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے کوئی شخص اسکی ذات یا صفات یا اسکے اسماء یا اسکی عبادت میں نہ شریک ہے اور نہ شریک ہو سکتا ہے ۲۔ ملائکہ کا وجود برحق ہے مع خدا تعالیٰ قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر چنانچہ پر فرود آفر دیا اور جنکا ذکر نہیں انپر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں ۳۔ ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں ۵۔ الہام الہی کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے اور ہمیشہ کھلا رہے گا خدا تعالیٰ کی صفت مطلق نہیں ہوتی۔ جسے وہ پہلے کلام کرتا تھا اب بھی کرتا ہے اور کرتا رہے گا ۶۔ ہمارا ایمان ہو قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر برحق ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دعا و نخواستہ اور قبول فرماتا ہے اور دعاؤں کے غیظ علم شان امور حل ہوتے ہیں ۷۔ بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں اور ہمارا یقین ہے دوزخ اور جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن و حدیث میں مذکور ہے حق ہیں اور حشر کے دن آنحضرت وسلم ضرور شفیع ہونگے ۸۔ ہمارا یقین ہے جس شخص کی آمد کی انبیاء سابقین نے مختلف ناموں کی خبر دی تھی اور قرآن کریم نے سورہ جمہ میں جسکی آمد کو آنحضرت ہی کی بعثت ثانیہ فرمایا ہے اور جس کا نام آنحضرت وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہے وہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں اور آپ کے سوا اور کوئی شخص مسیح موعود نہیں ہے ۹۔ ہمارا ایمان ہے قرآن کریم کے بعد نہ کوئی نئی کتاب آئیگی اور نہ کوئی صاحب شریعت بنی ہوگا ۱۰۔ ہمارا ایمان ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مری دو سر تمام نبیوں کی طرح سے اس دنیا سے وفات پا گئے ہیں۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ توصیف قرآن پاک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبہ حضرت مسیح موعود۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ہماری کتاب یعنی قرآن مجید ہدایت کا سمندر ہے اور اللہ تعالیٰ کی قسم ہمارا بنی کثیر العلم ہے آپ کا دین قیامت تک باقی رہے گا اور آپ کی ملت ہمیشہ کبھی تغیر پذیر نہیں کیگی آپ بلند درجہ میں آپکا اور کوئی شریک نہیں اور آپ کے افاضہ خیر کی سمندر بھی برابری نہیں کر سکے تغیر دار ہم رسول خدا کی تعریف میں مبالغہ نہیں کیا آپکا رتبہ ایسا بلند ہے کہ اس میں تمام مدح ختم ہو جاتی ہے اسے کبر حدیث اور ثناء میری روح آپ پر فدا اور میری جان آپ پر۔

| ۱۹۴۲ء مئی | ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ | بجرت ۱۳۶۱ھ | بیابا ۱۳۶۱ھ |
|--------------|----------------|------------|-------------|
| جمعہ ۱ | ۱۸ | ۱ | ۱۹ |
| ہفتہ ۲ | ۱۹ | ۲ | ۲۰ |
| اتوار ۳ | ۲۰ | ۳ | ۲۱ |
| پیر ۴ | ۲۱ | ۴ | ۲۲ |
| منگل ۵ | ۲۲ | ۵ | ۲۳ |
| بدھ ۶ | ۲۳ | ۶ | ۲۴ |
| جمعرات ۷ | ۲۴ | ۷ | ۲۵ |
| جمعہ ۸ | ۲۵ | ۸ | ۲۶ |
| ہفتہ ۹ | ۲۶ | ۹ | ۲۷ |
| اتوار ۱۰ | ۲۷ | ۱۰ | ۲۸ |
| پیر ۱۱ | ۲۸ | ۱۱ | ۲۹ |
| منگل ۱۲ | ۲۹ | ۱۲ | ۳۰ |
| بدھ ۱۳ | ۳۰ | ۱۳ | ۳۱ |
| جمعرات ۱۴ | محرم ۱ | ۱۴ | جیدہ |
| جمعہ ۱۵ | ۲ | ۱۵ | ۲ |
| ہفتہ ۱۶ | ۳ | ۱۶ | ۳ |
| اتوار ۱۷ | ۴ | ۱۷ | ۴ |
| پیر ۱۸ | ۵ | ۱۸ | ۵ |
| منگل ۱۹ | ۶ | ۱۹ | ۶ |
| بدھ ۲۰ | ۷ | ۲۰ | ۷ |
| جمعرات ۲۱ | ۸ | ۲۱ | ۸ |
| جمعہ ۲۲ | ۹ | ۲۲ | ۹ |
| ہفتہ ۲۳ | ۱۰ | ۲۳ | ۱۰ |
| اتوار ۲۴ | ۱۱ | ۲۴ | ۱۱ |
| پیر ۲۵ | ۱۲ | ۲۵ | ۱۲ |
| منگل ۲۶ | ۱۳ | ۲۶ | ۱۳ |
| بدھ ۲۷ | ۱۴ | ۲۷ | ۱۴ |
| جمعرات ۲۸ | ۱۵ | ۲۸ | ۱۵ |
| جمعہ ۲۹ | ۱۶ | ۲۹ | ۱۶ |
| ہفتہ ۳۰ | ۱۷ | ۳۰ | ۱۷ |
| اتوار ۳۱ | ۱۸ | ۳۱ | ۱۸ |

نورانی ہوا آپ کو کباب کا نازہ چھوڑ دیا اور انکارات الصداقین ترجمہ عربی

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مجموعہ رباعیات (از نگلستان عرفان)

نہیں بیچے چند پیسوں پر دیں ہم } نہ بنتے ہیں غیروں کے جا کر تریں ہم
اگر خفیہ کوشش کی کہتے ہوں تو } کہہ دو ایمان کمینا تو انہیں ہم

ایضاً

تم جو تدبیر سے چالیں کے بن بیٹھے امیر } یہ نہ سمجھے کہ یہ تدبیر نہیں ہے تقدیر
اب اگر ہوش میں آئے ہوں تو ہے عرض ہری } مولوی جی! کوئی وحدہ کی بھی سوچو تدبیر

ایضاً

خوب اے دوست ہمیں کرنے یہ انعام دیا } غیر سے صلح ہمیں جنگ کا پیغام دیا
اچھا قسام ہے تو خوب ہے قسمت تیری } کفر اپنوں کو دیا غیر کو اسلام دیا

ایضاً

ہوش میں آ جا تو اے یورپ سیتی چھوڑ } کہ بلندی کی طرف پرواز سیتی چھوڑ دے
زندہ اپنے آپ کو کہنے سے کچھ بنتا نہیں } ہم تو تب مائیں کہ تو مردہ پرستی چھوڑ دے

ایضاً

رحم مودل میں بڑی کجی کوئی تیزی نہ ہوں } وقت پر سختی بھی ہو پر اکبر و ریزی نہ ہو
امن کی گزندگی تو چاہتا ہے اب بیشتر } صاف گوئی تجھ میں ہو پرقتہ انگیزی نہ ہو

احمدی جنتری کا سینتالیسواں سال

احمد لہتم الحمد للہ اس احمدی جنتری کا یہ ۴۷ واں سال ہے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے
ہمیشہ ہی اس میں تاریکی روحانی اخلاقی مذہبی تربیتی اور خصوصاً تبلیغی مقاصد میں رہتے ہیں
احمدی احباب اسکو تاریخی لحاظ سے بھی اور تبلیغی لحاظ سے بھی خرید کرتے ہیں چونکہ اس میں
ماشاء اللہ سلسلہ احمدیہ کے ایسے حالات اندراج ہوتے ہیں جن سے انکی معلومات میں
اضافہ ہوتا ہے اور غیر از جماعت کیلئے انکی رہنمائی اور ہدایت کے ذرائع درج کئے جاتے
ہیں بہر حال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ سالانہ تحفہ بلاناغہ شائع ہوتا ہے خدا تعالیٰ
کے حضور دعا کہ وہ اس سلسلہ کو برابر قائم و دائم رکھے آمین ثم آمین۔ خاکسار محمد یابین نظم نو

| ۱۹۲۶ء | ۱۹۲۷ء | ۱۹۲۸ء | ۱۹۲۹ء | ۱۹۳۰ء |
|-------|-------|-------|-------|-------|
| ۱ | ۱۹ | ۱ | ۱۹ | ۱۹ |
| ۲ | ۲۰ | ۲ | ۲۰ | ۲۰ |
| ۳ | ۲۱ | ۳ | ۲۱ | ۲۱ |
| ۴ | ۲۲ | ۴ | ۲۲ | ۲۲ |
| ۵ | ۲۳ | ۵ | ۲۳ | ۲۳ |
| ۶ | ۲۴ | ۶ | ۲۴ | ۲۴ |
| ۷ | ۲۵ | ۷ | ۲۵ | ۲۵ |
| ۸ | ۲۶ | ۸ | ۲۶ | ۲۶ |
| ۹ | ۲۷ | ۹ | ۲۷ | ۲۷ |
| ۱۰ | ۲۸ | ۱۰ | ۲۸ | ۲۸ |
| ۱۱ | ۲۹ | ۱۱ | ۲۹ | ۲۹ |
| ۱۲ | ۳۰ | ۱۲ | ۳۰ | ۳۰ |
| ۱۳ | ۳۱ | ۱۳ | ۳۱ | ۳۱ |
| ۱۴ | ۳۲ | ۱۴ | ۳۲ | ۳۲ |
| ۱۵ | ۳۳ | ۱۵ | ۳۳ | ۳۳ |
| ۱۶ | ۳۴ | ۱۶ | ۳۴ | ۳۴ |
| ۱۷ | ۳۵ | ۱۷ | ۳۵ | ۳۵ |
| ۱۸ | ۳۶ | ۱۸ | ۳۶ | ۳۶ |
| ۱۹ | ۳۷ | ۱۹ | ۳۷ | ۳۷ |
| ۲۰ | ۳۸ | ۲۰ | ۳۸ | ۳۸ |
| ۲۱ | ۳۹ | ۲۱ | ۳۹ | ۳۹ |
| ۲۲ | ۴۰ | ۲۲ | ۴۰ | ۴۰ |
| ۲۳ | ۴۱ | ۲۳ | ۴۱ | ۴۱ |
| ۲۴ | ۴۲ | ۲۴ | ۴۲ | ۴۲ |
| ۲۵ | ۴۳ | ۲۵ | ۴۳ | ۴۳ |
| ۲۶ | ۴۴ | ۲۶ | ۴۴ | ۴۴ |
| ۲۷ | ۴۵ | ۲۷ | ۴۵ | ۴۵ |
| ۲۸ | ۴۶ | ۲۸ | ۴۶ | ۴۶ |
| ۲۹ | ۴۷ | ۲۹ | ۴۷ | ۴۷ |
| ۳۰ | ۴۸ | ۳۰ | ۴۸ | ۴۸ |
| ۳۱ | ۴۹ | ۳۱ | ۴۹ | ۴۹ |
| ۳۲ | ۵۰ | ۳۲ | ۵۰ | ۵۰ |
| ۳۳ | ۵۱ | ۳۳ | ۵۱ | ۵۱ |
| ۳۴ | ۵۲ | ۳۴ | ۵۲ | ۵۲ |
| ۳۵ | ۵۳ | ۳۵ | ۵۳ | ۵۳ |
| ۳۶ | ۵۴ | ۳۶ | ۵۴ | ۵۴ |
| ۳۷ | ۵۵ | ۳۷ | ۵۵ | ۵۵ |
| ۳۸ | ۵۶ | ۳۸ | ۵۶ | ۵۶ |
| ۳۹ | ۵۷ | ۳۹ | ۵۷ | ۵۷ |
| ۴۰ | ۵۸ | ۴۰ | ۵۸ | ۵۸ |
| ۴۱ | ۵۹ | ۴۱ | ۵۹ | ۵۹ |
| ۴۲ | ۶۰ | ۴۲ | ۶۰ | ۶۰ |
| ۴۳ | ۶۱ | ۴۳ | ۶۱ | ۶۱ |
| ۴۴ | ۶۲ | ۴۴ | ۶۲ | ۶۲ |
| ۴۵ | ۶۳ | ۴۵ | ۶۳ | ۶۳ |
| ۴۶ | ۶۴ | ۴۶ | ۶۴ | ۶۴ |
| ۴۷ | ۶۵ | ۴۷ | ۶۵ | ۶۵ |
| ۴۸ | ۶۶ | ۴۸ | ۶۶ | ۶۶ |
| ۴۹ | ۶۷ | ۴۹ | ۶۷ | ۶۷ |
| ۵۰ | ۶۸ | ۵۰ | ۶۸ | ۶۸ |
| ۵۱ | ۶۹ | ۵۱ | ۶۹ | ۶۹ |
| ۵۲ | ۷۰ | ۵۲ | ۷۰ | ۷۰ |
| ۵۳ | ۷۱ | ۵۳ | ۷۱ | ۷۱ |
| ۵۴ | ۷۲ | ۵۴ | ۷۲ | ۷۲ |
| ۵۵ | ۷۳ | ۵۵ | ۷۳ | ۷۳ |
| ۵۶ | ۷۴ | ۵۶ | ۷۴ | ۷۴ |
| ۵۷ | ۷۵ | ۵۷ | ۷۵ | ۷۵ |
| ۵۸ | ۷۶ | ۵۸ | ۷۶ | ۷۶ |
| ۵۹ | ۷۷ | ۵۹ | ۷۷ | ۷۷ |
| ۶۰ | ۷۸ | ۶۰ | ۷۸ | ۷۸ |
| ۶۱ | ۷۹ | ۶۱ | ۷۹ | ۷۹ |
| ۶۲ | ۸۰ | ۶۲ | ۸۰ | ۸۰ |
| ۶۳ | ۸۱ | ۶۳ | ۸۱ | ۸۱ |
| ۶۴ | ۸۲ | ۶۴ | ۸۲ | ۸۲ |
| ۶۵ | ۸۳ | ۶۵ | ۸۳ | ۸۳ |
| ۶۶ | ۸۴ | ۶۶ | ۸۴ | ۸۴ |
| ۶۷ | ۸۵ | ۶۷ | ۸۵ | ۸۵ |
| ۶۸ | ۸۶ | ۶۸ | ۸۶ | ۸۶ |
| ۶۹ | ۸۷ | ۶۹ | ۸۷ | ۸۷ |
| ۷۰ | ۸۸ | ۷۰ | ۸۸ | ۸۸ |
| ۷۱ | ۸۹ | ۷۱ | ۸۹ | ۸۹ |
| ۷۲ | ۹۰ | ۷۲ | ۹۰ | ۹۰ |
| ۷۳ | ۹۱ | ۷۳ | ۹۱ | ۹۱ |
| ۷۴ | ۹۲ | ۷۴ | ۹۲ | ۹۲ |
| ۷۵ | ۹۳ | ۷۵ | ۹۳ | ۹۳ |
| ۷۶ | ۹۴ | ۷۶ | ۹۴ | ۹۴ |
| ۷۷ | ۹۵ | ۷۷ | ۹۵ | ۹۵ |
| ۷۸ | ۹۶ | ۷۸ | ۹۶ | ۹۶ |
| ۷۹ | ۹۷ | ۷۹ | ۹۷ | ۹۷ |
| ۸۰ | ۹۸ | ۸۰ | ۹۸ | ۹۸ |
| ۸۱ | ۹۹ | ۸۱ | ۹۹ | ۹۹ |
| ۸۲ | ۱۰۰ | ۸۲ | ۱۰۰ | ۱۰۰ |

نشانی حضرت امام مہدی علیہ السلام

حدیث حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَهْدِ إِلَى إِلَّا عَيْنِي رَابِعِي
کہ کبھی موعود ہی امام مہدی ہو گا۔ اور آپ نے اس کے ظہور کی واضح علامت
بھی یہ بیان فرمائی ہے إِنَّ لَمْ يَهْدِنَا آيَاتِينَ لَمْ تَكُنَا مُمْتَذَخَاتِ
السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لَوَالِ كَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ
وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُنَا مُمْتَذَخَاتِ
السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ رَدَارِ قَطْنِي مَشَاهِدِ

ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں جبکہ زمین و آسمان پیدا ہو۔ نشان
کا وقوع نہیں ہوا۔ ماہ رمضان میں چاند کو اپنی مقررہ راتوں میں سے پہلی
رات (یعنی ۱۳ تاریخ) کو گرہن لگے گا۔ اور سورج کو مقررہ دنوں میں سے
درمیان کے دن (یعنی ۲۸ تاریخ) کو گرہن ہو گا۔ اور جب سے اللہ تعالیٰ
نے زمین و آسمان پیدا کیا ہے ایسا واقعہ کبھی نہیں ہوا۔ چنانچہ حضرت
میرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر جب
صبح اور مہدی ہونیکا دعویٰ کیا اور اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس زمانہ
میں نیکی و وحالی اصلاح کیلئے مامور کیا ہے اور چاند اور سورج نے ماہ رمضان
۱۳۹۲ھ میں مقررہ تاریخوں پر گرہن کے ذریعہ میری شہادت دیکر اپنا
فرض ادا کیا۔ **فہرست مجددین امت**

(از کتاب حج الکواہم ناب صدیق حسن خان صاحب بھوپال)

آٹھویں صدی ہجری حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی
نویں ، حضرت سید محمد جوہر ری
دسویں ، حضرت امام سیوطی
گیارہویں ، حضرت محمد الف ثانی
بارہویں ، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی
تیرہویں ، حضرت سید احمد بریلوی
چودھویں ، حضرت غلام احمد قادیانی علیہ السلام

پہلی صدی ہجری حضرت ابن عبد البر
دہری ، حضرت امام شافعی و احمد حنبل
تیسری ، حضرت ابوالحسن اشعری
چوتھی ، ابو عبید اللہ نیشاپوری
پانچویں ، حضرت امام غزالی
چھٹی ، حضرت سید عبدالقادر جیلانی
ساتویں ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی

| جولائی ۱۹۲۲ء | جولائی ۱۹۲۳ء | جولائی ۱۹۲۴ء | جولائی ۱۹۲۵ء | جولائی ۱۹۲۶ء |
|--------------|--------------|--------------|--------------|--------------|
| ۱ | ۲۰ | ۱ | ۱۸ | ۱۸ |
| ۲ | ۲۱ | ۲ | ۱۹ | ۱۹ |
| ۳ | ۲۲ | ۳ | ۲۰ | ۲۰ |
| ۴ | ۲۳ | ۴ | ۲۱ | ۲۱ |
| ۵ | ۲۴ | ۵ | ۲۲ | ۲۲ |
| ۶ | ۲۵ | ۶ | ۲۳ | ۲۳ |
| ۷ | ۲۶ | ۷ | ۲۴ | ۲۴ |
| ۸ | ۲۷ | ۸ | ۲۵ | ۲۵ |
| ۹ | ۲۸ | ۹ | ۲۶ | ۲۶ |
| ۱۰ | ۲۹ | ۱۰ | ۲۷ | ۲۷ |
| ۱۱ | ۳۰ | ۱۱ | ۲۸ | ۲۸ |
| ۱۲ | ۳۱ | ۱۲ | ۲۹ | ۲۹ |
| ۱۳ | ۱ | ۱۳ | ۳۰ | ۳۰ |
| ۱۴ | ۲ | ۱۴ | ۳۱ | ۳۱ |
| ۱۵ | ۳ | ۱۵ | ۱ | ۱ |
| ۱۶ | ۴ | ۱۶ | ۲ | ۲ |
| ۱۷ | ۵ | ۱۷ | ۳ | ۳ |
| ۱۸ | ۶ | ۱۸ | ۴ | ۴ |
| ۱۹ | ۷ | ۱۹ | ۵ | ۵ |
| ۲۰ | ۸ | ۲۰ | ۶ | ۶ |
| ۲۱ | ۹ | ۲۱ | ۷ | ۷ |
| ۲۲ | ۱۰ | ۲۲ | ۸ | ۸ |
| ۲۳ | ۱۱ | ۲۳ | ۹ | ۹ |
| ۲۴ | ۱۲ | ۲۴ | ۱۰ | ۱۰ |
| ۲۵ | ۱۳ | ۲۵ | ۱۱ | ۱۱ |
| ۲۶ | ۱۴ | ۲۶ | ۱۲ | ۱۲ |
| ۲۷ | ۱۵ | ۲۷ | ۱۳ | ۱۳ |
| ۲۸ | ۱۶ | ۲۸ | ۱۴ | ۱۴ |
| ۲۹ | ۱۷ | ۲۹ | ۱۵ | ۱۵ |
| ۳۰ | ۱۸ | ۳۰ | ۱۶ | ۱۶ |
| ۳۱ | ۱۹ | ۳۱ | ۱۷ | ۱۷ |

حضرت میرزا بشیر احمد رضا کا خطاب لمانان زمانہ

تیرے اسلام پر کیونکر پوشیدہ کوئی لے سلم
مسلمانوں! تمہاری سعی کیسے بارور ہوگی
جو نقشہ پیش تو کرتا ہے وہ تصویر الٹی ہے
ادھر تدبیر الٹی ہے اُدھر نقدیر الٹی ہے
ہذا الٹی نہیں ہے گرد تو کیوں تاثیر الٹی ہے
کسار کام سیدھے ہیں مگر تفسیر الٹی ہے
سمجھ الٹی ہے میری یا تیری تقریر الٹی ہے
اب الٹی ہیں تو اُن کا قول ہے تحریر الٹی ہے

خدا یا خواب کی صورت میں یہ نقشہ بدل کے تو
کھلے جب آنکھ تب معلوم ہوئے تفسیر الٹی ہے

صدائے مستانہ

مشتوق جیتے پائے۔ پائے دغا کے پستلے
بے اعتنائیوں پر دل سننے نہ کی شکایت
شرم و حیا کی صورت جو رجفہ کے پستلے
وہ میں جفا کے پستلے ہم میں دغا کے پستلے
ہوئے ہیں مٹتی ہی خوف دریا کے پستلے
لندن میں پھر رہیں اس کی دغا کے پستلے
یہ پادری بڑے بھانجکے بھانجکے پستلے
دنیا پہ حکمران ہیں فہم و ذکا کے پستلے
پوچھے ہیں برہمن نے خود ہی بنا کے پستلے
اسلام کے خدائی۔ خوف خدا کے پستلے

گھلے میں ہم رہیں گے گر ہو نہ تیری رحمت

یارب تو رحم فرما ہم میں خطا کے پستلے

(عدم کشکی)

از پیر قادیان ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۳ء

| صفحہ | تاریخ | روز | تاریخ | روز | تاریخ |
|------|-------|-----|-------|-----|-------|
| ۱ | ۲۲ | ۱ | ۱۴ | ۱ | ۱۴ |
| ۲ | ۲۳ | ۲ | ۱۸ | ۲ | ۱۸ |
| ۳ | ۲۴ | ۳ | ۱۹ | ۳ | ۱۹ |
| ۴ | ۲۵ | ۴ | ۲۰ | ۴ | ۲۰ |
| ۵ | ۲۶ | ۵ | ۲۱ | ۵ | ۲۱ |
| ۶ | ۲۷ | ۶ | ۲۲ | ۶ | ۲۲ |
| ۷ | ۲۸ | ۷ | ۲۳ | ۷ | ۲۳ |
| ۸ | ۲۹ | ۸ | ۲۴ | ۸ | ۲۴ |
| ۹ | ۳۰ | ۹ | ۲۵ | ۹ | ۲۵ |
| ۱۰ | ۳۱ | ۱۰ | ۲۶ | ۱۰ | ۲۶ |
| ۱۱ | ۱ | ۱۱ | ۲۷ | ۱۱ | ۲۷ |
| ۱۲ | ۲ | ۱۲ | ۲۸ | ۱۲ | ۲۸ |
| ۱۳ | ۳ | ۱۳ | ۲۹ | ۱۳ | ۲۹ |
| ۱۴ | ۴ | ۱۴ | ۳۰ | ۱۴ | ۳۰ |
| ۱۵ | ۵ | ۱۵ | ۳۱ | ۱۵ | ۳۱ |
| ۱۶ | ۶ | ۱۶ | ۱ | ۱۶ | ۱ |
| ۱۷ | ۷ | ۱۷ | ۲ | ۱۷ | ۲ |
| ۱۸ | ۸ | ۱۸ | ۳ | ۱۸ | ۳ |
| ۱۹ | ۹ | ۱۹ | ۴ | ۱۹ | ۴ |
| ۲۰ | ۱۰ | ۲۰ | ۵ | ۲۰ | ۵ |
| ۲۱ | ۱۱ | ۲۱ | ۶ | ۲۱ | ۶ |
| ۲۲ | ۱۲ | ۲۲ | ۷ | ۲۲ | ۷ |
| ۲۳ | ۱۳ | ۲۳ | ۸ | ۲۳ | ۸ |
| ۲۴ | ۱۴ | ۲۴ | ۹ | ۲۴ | ۹ |
| ۲۵ | ۱۵ | ۲۵ | ۱۰ | ۲۵ | ۱۰ |
| ۲۶ | ۱۶ | ۲۶ | ۱۱ | ۲۶ | ۱۱ |
| ۲۷ | ۱۷ | ۲۷ | ۱۲ | ۲۷ | ۱۲ |
| ۲۸ | ۱۸ | ۲۸ | ۱۳ | ۲۸ | ۱۳ |
| ۲۹ | ۱۹ | ۲۹ | ۱۴ | ۲۹ | ۱۴ |
| ۳۰ | ۲۰ | ۳۰ | ۱۵ | ۳۰ | ۱۵ |
| ۳۱ | ۲۱ | ۳۱ | ۱۶ | ۳۱ | ۱۶ |

اجراء نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :- یٰبَنِی آدَمَ اِمَّا یَقْبَلُکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقْضُوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیَ فَمِنْ اَتٰی وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھُمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (اعراف ۷)

اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نیا کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اے لوگو! اگر آئندہ زمانہ میں تمہارے پاس میرے رسول آئیں جو تم میں سے ہوں گے تو دیکھو۔ تم اچھی طرح خیال رکھنا میرا فرمان سن کر کہیں ان کا انکار نہ کر بیٹھنا۔ بلکہ ان کو مان کر اپنی اصلاح کرنا۔ تاکہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے حضور میں سُرخ رو ہو سکو۔ اب اگر آئندہ زمانے میں رسول آنے ممکن ہی نہیں۔ تو سنہ ان کریم کی ان آیات پر عمل کس طرح ممکن ہے؟

اور سورہ فاطر میں یہ دعا سکھائی گئی ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ؕ ہم کو سیدھا راستہ دکھا ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت فرماتا ہے کہ مجھ سے دعا مانگا کرو کہ ہم ان لوگوں میں شامل کئے جائیں جن پر تو نے انعام کئے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ انعام پانیوالوں سے کون لوگ مراد ہیں اور وہ کون سے انعام ہیں جو انکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل سکتے ہیں کلام اللہ میں لکھا ہے وَمَنْ یُطِيعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ قَدْ لَبِثَکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالشّٰھِدِیْنَ وَالصّٰلِحِیْنَ (سورہ نساء ۷) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انعام پانیوالوں کی فہرست اور انکے مدارج بیان کر دیے ہیں یعنی اس روحانی جماعت سے مراد نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح ہیں۔ گویا روحانی انعامات کے یہی چار درجے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امت محمدیہ میں نبوت کا سلسلہ جاری ہے اگر نبوت کا انعام ملنا بند ہوتا تو اللہ تعالیٰ ہرگز یہ دعا نہ سکھاتا کہ مجھ سے یہ انعام مانگا کرو؟

| صفحہ نمبر | آیت نمبر | آیت | صفحہ نمبر |
|-----------|----------|-----|-----------|
| ۱ | ۲۳ | ۱ | ۱۷ |
| ۲ | ۲۴ | ۲ | ۱۸ |
| ۳ | ۲۵ | ۳ | ۱۹ |
| ۴ | ۲۶ | ۴ | ۲۰ |
| ۵ | ۲۷ | ۵ | ۲۱ |
| ۶ | ۲۸ | ۶ | ۲۲ |
| ۷ | ۲۹ | ۷ | ۲۳ |
| ۸ | ۳۰ | ۸ | ۲۴ |
| ۹ | ۳۱ | ۹ | ۲۵ |
| ۱۰ | ۳۲ | ۱۰ | ۲۶ |
| ۱۱ | ۳۳ | ۱۱ | ۲۷ |
| ۱۲ | ۳۴ | ۱۲ | ۲۸ |
| ۱۳ | ۳۵ | ۱۳ | ۲۹ |
| ۱۴ | ۳۶ | ۱۴ | ۳۰ |
| ۱۵ | ۳۷ | ۱۵ | ۳۱ |
| ۱۶ | ۳۸ | ۱۶ | ۳۲ |
| ۱۷ | ۳۹ | ۱۷ | ۳۳ |
| ۱۸ | ۴۰ | ۱۸ | ۳۴ |
| ۱۹ | ۴۱ | ۱۹ | ۳۵ |
| ۲۰ | ۴۲ | ۲۰ | ۳۶ |
| ۲۱ | ۴۳ | ۲۱ | ۳۷ |
| ۲۲ | ۴۴ | ۲۲ | ۳۸ |
| ۲۳ | ۴۵ | ۲۳ | ۳۹ |
| ۲۴ | ۴۶ | ۲۴ | ۴۰ |
| ۲۵ | ۴۷ | ۲۵ | ۴۱ |
| ۲۶ | ۴۸ | ۲۶ | ۴۲ |
| ۲۷ | ۴۹ | ۲۷ | ۴۳ |
| ۲۸ | ۵۰ | ۲۸ | ۴۴ |
| ۲۹ | ۵۱ | ۲۹ | ۴۵ |
| ۳۰ | ۵۲ | ۳۰ | ۴۶ |

انحضرت صلعم کا مقام حضرت مسیح موعود کی نظر میں

وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل بنی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا۔ جس سے روحانی بعثت اور عسکر کی وجہ سے دین کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم ٹرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک بنی حضرت خاتم الانبیاء امام الہدیاء خاتم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا۔ تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے ہیا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملائی اور یحییٰ اور زکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی۔ اگرچہ سب مقرب اور وجہیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَآصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (انعام الحجہ ۲۵)

پرمعارف کلام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

بال دل دے دیا فقیر ہوئے اس فقیری میں ہم اسیر ہوئے
جب سے دیکھا ہے روئے یا بادل بت بری آنکھ میں حقیر ہوئے
ان نگاہوں نے کر دیا گھائل جگر و دل کے پار تیر ہوئے
زاہد و تم سے دل ملے کیونکہ تم ہو آزاد ہم اسیر ہوئے
دل غنی ہے متاثر دنیا سے جب سے اس در کے ہم فقیر ہوئے
آؤ بلیل کہ مل کے نالہ کریں ہو گیا عرصہ ہم صغیر ہوئے
دل میں کیا جانے کیا خیال آیا
آج نعمہ سرا بشیر ہوئے

بدوئے

| کتاب | جلد | صفحہ | تعداد | مجموع |
|-------|-----|------|-------|-------|
| جہیز | ۱ | ۲۲ | ۱ | ۱۶ |
| جمعہ | ۲ | ۲۵ | ۲ | ۱۷ |
| ہفتہ | ۳ | ۲۶ | ۳ | ۱۸ |
| اتوار | ۴ | ۲۷ | ۴ | ۱۹ |
| پیر | ۵ | ۲۸ | ۵ | ۲۰ |
| منگل | ۶ | ۲۹ | ۶ | ۲۱ |
| بدھ | ۷ | ۳۰ | ۷ | ۲۲ |
| جمعہ | ۸ | ۳۱ | ۸ | ۲۳ |
| ہفتہ | ۹ | ۳۲ | ۹ | ۲۴ |
| اتوار | ۱۰ | ۳۳ | ۱۰ | ۲۵ |
| پیر | ۱۱ | ۳۴ | ۱۱ | ۲۶ |
| منگل | ۱۲ | ۳۵ | ۱۲ | ۲۷ |
| بدھ | ۱۳ | ۳۶ | ۱۳ | ۲۸ |
| جمعہ | ۱۴ | ۳۷ | ۱۴ | ۲۹ |
| ہفتہ | ۱۵ | ۳۸ | ۱۵ | ۳۰ |
| اتوار | ۱۶ | ۳۹ | ۱۶ | ۳۱ |
| پیر | ۱۷ | ۴۰ | ۱۷ | ۳۲ |
| منگل | ۱۸ | ۴۱ | ۱۸ | ۳۳ |
| بدھ | ۱۹ | ۴۲ | ۱۹ | ۳۴ |
| جمعہ | ۲۰ | ۴۳ | ۲۰ | ۳۵ |
| ہفتہ | ۲۱ | ۴۴ | ۲۱ | ۳۶ |
| اتوار | ۲۲ | ۴۵ | ۲۲ | ۳۷ |
| پیر | ۲۳ | ۴۶ | ۲۳ | ۳۸ |
| منگل | ۲۴ | ۴۷ | ۲۴ | ۳۹ |
| بدھ | ۲۵ | ۴۸ | ۲۵ | ۴۰ |
| جمعہ | ۲۶ | ۴۹ | ۲۶ | ۴۱ |
| ہفتہ | ۲۷ | ۵۰ | ۲۷ | ۴۲ |
| اتوار | ۲۸ | ۵۱ | ۲۸ | ۴۳ |
| پیر | ۲۹ | ۵۲ | ۲۹ | ۴۴ |
| منگل | ۳۰ | ۵۳ | ۳۰ | ۴۵ |
| بدھ | ۳۱ | ۵۴ | ۳۱ | ۴۶ |
| جمعہ | ۳۲ | ۵۵ | ۳۲ | ۴۷ |
| ہفتہ | ۳۳ | ۵۶ | ۳۳ | ۴۸ |
| اتوار | ۳۴ | ۵۷ | ۳۴ | ۴۹ |
| پیر | ۳۵ | ۵۸ | ۳۵ | ۵۰ |
| منگل | ۳۶ | ۵۹ | ۳۶ | ۵۱ |
| بدھ | ۳۷ | ۶۰ | ۳۷ | ۵۲ |
| جمعہ | ۳۸ | ۶۱ | ۳۸ | ۵۳ |
| ہفتہ | ۳۹ | ۶۲ | ۳۹ | ۵۴ |
| اتوار | ۴۰ | ۶۳ | ۴۰ | ۵۵ |
| پیر | ۴۱ | ۶۴ | ۴۱ | ۵۶ |
| منگل | ۴۲ | ۶۵ | ۴۲ | ۵۷ |
| بدھ | ۴۳ | ۶۶ | ۴۳ | ۵۸ |
| جمعہ | ۴۴ | ۶۷ | ۴۴ | ۵۹ |
| ہفتہ | ۴۵ | ۶۸ | ۴۵ | ۶۰ |
| اتوار | ۴۶ | ۶۹ | ۴۶ | ۶۱ |
| پیر | ۴۷ | ۷۰ | ۴۷ | ۶۲ |
| منگل | ۴۸ | ۷۱ | ۴۸ | ۶۳ |
| بدھ | ۴۹ | ۷۲ | ۴۹ | ۶۴ |
| جمعہ | ۵۰ | ۷۳ | ۵۰ | ۶۵ |
| ہفتہ | ۵۱ | ۷۴ | ۵۱ | ۶۶ |
| اتوار | ۵۲ | ۷۵ | ۵۲ | ۶۷ |
| پیر | ۵۳ | ۷۶ | ۵۳ | ۶۸ |
| منگل | ۵۴ | ۷۷ | ۵۴ | ۶۹ |
| بدھ | ۵۵ | ۷۸ | ۵۵ | ۷۰ |
| جمعہ | ۵۶ | ۷۹ | ۵۶ | ۷۱ |
| ہفتہ | ۵۷ | ۸۰ | ۵۷ | ۷۲ |
| اتوار | ۵۸ | ۸۱ | ۵۸ | ۷۳ |
| پیر | ۵۹ | ۸۲ | ۵۹ | ۷۴ |
| منگل | ۶۰ | ۸۳ | ۶۰ | ۷۵ |
| بدھ | ۶۱ | ۸۴ | ۶۱ | ۷۶ |
| جمعہ | ۶۲ | ۸۵ | ۶۲ | ۷۷ |
| ہفتہ | ۶۳ | ۸۶ | ۶۳ | ۷۸ |
| اتوار | ۶۴ | ۸۷ | ۶۴ | ۷۹ |
| پیر | ۶۵ | ۸۸ | ۶۵ | ۸۰ |
| منگل | ۶۶ | ۸۹ | ۶۶ | ۸۱ |
| بدھ | ۶۷ | ۹۰ | ۶۷ | ۸۲ |
| جمعہ | ۶۸ | ۹۱ | ۶۸ | ۸۳ |
| ہفتہ | ۶۹ | ۹۲ | ۶۹ | ۸۴ |
| اتوار | ۷۰ | ۹۳ | ۷۰ | ۸۵ |
| پیر | ۷۱ | ۹۴ | ۷۱ | ۸۶ |
| منگل | ۷۲ | ۹۵ | ۷۲ | ۸۷ |
| بدھ | ۷۳ | ۹۶ | ۷۳ | ۸۸ |
| جمعہ | ۷۴ | ۹۷ | ۷۴ | ۸۹ |
| ہفتہ | ۷۵ | ۹۸ | ۷۵ | ۹۰ |
| اتوار | ۷۶ | ۹۹ | ۷۶ | ۹۱ |
| پیر | ۷۷ | ۱۰۰ | ۷۷ | ۹۲ |
| منگل | ۷۸ | ۱۰۱ | ۷۸ | ۹۳ |
| بدھ | ۷۹ | ۱۰۲ | ۷۹ | ۹۴ |
| جمعہ | ۸۰ | ۱۰۳ | ۸۰ | ۹۵ |
| ہفتہ | ۸۱ | ۱۰۴ | ۸۱ | ۹۶ |
| اتوار | ۸۲ | ۱۰۵ | ۸۲ | ۹۷ |
| پیر | ۸۳ | ۱۰۶ | ۸۳ | ۹۸ |
| منگل | ۸۴ | ۱۰۷ | ۸۴ | ۹۹ |
| بدھ | ۸۵ | ۱۰۸ | ۸۵ | ۱۰۰ |
| جمعہ | ۸۶ | ۱۰۹ | ۸۶ | ۱۰۱ |
| ہفتہ | ۸۷ | ۱۱۰ | ۸۷ | ۱۰۲ |
| اتوار | ۸۸ | ۱۱۱ | ۸۸ | ۱۰۳ |
| پیر | ۸۹ | ۱۱۲ | ۸۹ | ۱۰۴ |
| منگل | ۹۰ | ۱۱۳ | ۹۰ | ۱۰۵ |
| بدھ | ۹۱ | ۱۱۴ | ۹۱ | ۱۰۶ |
| جمعہ | ۹۲ | ۱۱۵ | ۹۲ | ۱۰۷ |
| ہفتہ | ۹۳ | ۱۱۶ | ۹۳ | ۱۰۸ |
| اتوار | ۹۴ | ۱۱۷ | ۹۴ | ۱۰۹ |
| پیر | ۹۵ | ۱۱۸ | ۹۵ | ۱۱۰ |
| منگل | ۹۶ | ۱۱۹ | ۹۶ | ۱۱۱ |
| بدھ | ۹۷ | ۱۲۰ | ۹۷ | ۱۱۲ |
| جمعہ | ۹۸ | ۱۲۱ | ۹۸ | ۱۱۳ |
| ہفتہ | ۹۹ | ۱۲۲ | ۹۹ | ۱۱۴ |
| اتوار | ۱۰۰ | ۱۲۳ | ۱۰۰ | ۱۱۵ |
| پیر | ۱۰۱ | ۱۲۴ | ۱۰۱ | ۱۱۶ |
| منگل | ۱۰۲ | ۱۲۵ | ۱۰۲ | ۱۱۷ |
| بدھ | ۱۰۳ | ۱۲۶ | ۱۰۳ | ۱۱۸ |
| جمعہ | ۱۰۴ | ۱۲۷ | ۱۰۴ | ۱۱۹ |
| ہفتہ | ۱۰۵ | ۱۲۸ | ۱۰۵ | ۱۲۰ |
| اتوار | ۱۰۶ | ۱۲۹ | ۱۰۶ | ۱۲۱ |
| پیر | ۱۰۷ | ۱۳۰ | ۱۰۷ | ۱۲۲ |
| منگل | ۱۰۸ | ۱۳۱ | ۱۰۸ | ۱۲۳ |
| بدھ | ۱۰۹ | ۱۳۲ | ۱۰۹ | ۱۲۴ |
| جمعہ | ۱۱۰ | ۱۳۳ | ۱۱۰ | ۱۲۵ |
| ہفتہ | ۱۱۱ | ۱۳۴ | ۱۱۱ | ۱۲۶ |
| اتوار | ۱۱۲ | ۱۳۵ | ۱۱۲ | ۱۲۷ |
| پیر | ۱۱۳ | ۱۳۶ | ۱۱۳ | ۱۲۸ |
| منگل | ۱۱۴ | ۱۳۷ | ۱۱۴ | ۱۲۹ |
| بدھ | ۱۱۵ | ۱۳۸ | ۱۱۵ | ۱۳۰ |
| جمعہ | ۱۱۶ | ۱۳۹ | ۱۱۶ | ۱۳۱ |
| ہفتہ | ۱۱۷ | ۱۴۰ | ۱۱۷ | ۱۳۲ |
| اتوار | ۱۱۸ | ۱۴۱ | ۱۱۸ | ۱۳۳ |
| پیر | ۱۱۹ | ۱۴۲ | ۱۱۹ | ۱۳۴ |
| منگل | ۱۲۰ | ۱۴۳ | ۱۲۰ | ۱۳۵ |
| بدھ | ۱۲۱ | ۱۴۴ | ۱۲۱ | ۱۳۶ |
| جمعہ | ۱۲۲ | ۱۴۵ | ۱۲۲ | ۱۳۷ |
| ہفتہ | ۱۲۳ | ۱۴۶ | ۱۲۳ | ۱۳۸ |
| اتوار | ۱۲۴ | ۱۴۷ | ۱۲۴ | ۱۳۹ |
| پیر | ۱۲۵ | ۱۴۸ | ۱۲۵ | ۱۴۰ |
| منگل | ۱۲۶ | ۱۴۹ | ۱۲۶ | ۱۴۱ |
| بدھ | ۱۲۷ | ۱۵۰ | ۱۲۷ | ۱۴۲ |
| جمعہ | ۱۲۸ | ۱۵۱ | ۱۲۸ | ۱۴۳ |
| ہفتہ | ۱۲۹ | ۱۵۲ | ۱۲۹ | ۱۴۴ |
| اتوار | ۱۳۰ | ۱۵۳ | ۱۳۰ | ۱۴۵ |
| پیر | ۱۳۱ | ۱۵۴ | ۱۳۱ | ۱۴۶ |
| منگل | ۱۳۲ | ۱۵۵ | ۱۳۲ | ۱۴۷ |
| بدھ | ۱۳۳ | ۱۵۶ | ۱۳۳ | ۱۴۸ |
| جمعہ | ۱۳۴ | ۱۵۷ | ۱۳۴ | ۱۴۹ |
| ہفتہ | ۱۳۵ | ۱۵۸ | ۱۳۵ | ۱۵۰ |
| اتوار | ۱۳۶ | ۱۵۹ | ۱۳۶ | ۱۵۱ |
| پیر | ۱۳۷ | ۱۶۰ | ۱۳۷ | ۱۵۲ |
| منگل | ۱۳۸ | ۱۶۱ | ۱۳۸ | ۱۵۳ |
| بدھ | ۱۳۹ | ۱۶۲ | ۱۳۹ | ۱۵۴ |
| جمعہ | ۱۴۰ | ۱۶۳ | ۱۴۰ | ۱۵۵ |
| ہفتہ | ۱۴۱ | ۱۶۴ | ۱۴۱ | ۱۵۶ |
| اتوار | ۱۴۲ | ۱۶۵ | ۱۴۲ | ۱۵۷ |
| پیر | ۱۴۳ | ۱۶۶ | ۱۴۳ | ۱۵۸ |
| منگل | ۱۴۴ | ۱۶۷ | ۱۴۴ | ۱۵۹ |
| بدھ | ۱۴۵ | ۱۶۸ | ۱۴۵ | ۱۶۰ |
| جمعہ | ۱۴۶ | ۱۶۹ | ۱۴۶ | ۱۶۱ |
| ہفتہ | ۱۴۷ | ۱۷۰ | ۱۴۷ | ۱۶۲ |
| اتوار | ۱۴۸ | ۱۷۱ | ۱۴۸ | ۱۶۳ |
| پیر | ۱۴۹ | ۱۷۲ | ۱۴۹ | ۱۶۴ |
| منگل | ۱۵۰ | ۱۷۳ | ۱۵۰ | ۱۶۵ |
| بدھ | ۱۵۱ | ۱۷۴ | ۱۵۱ | ۱۶۶ |
| جمعہ | ۱۵۲ | ۱۷۵ | ۱۵۲ | ۱۶۷ |
| ہفتہ | ۱۵۳ | ۱۷۶ | ۱۵۳ | ۱۶۸ |
| اتوار | ۱۵۴ | ۱۷۷ | ۱۵۴ | ۱۶۹ |
| پیر | ۱۵۵ | ۱۷۸ | ۱۵۵ | ۱۷۰ |
| منگل | ۱۵۶ | ۱۷۹ | ۱۵۶ | ۱۷۱ |
| بدھ | ۱۵۷ | ۱۸۰ | ۱۵۷ | ۱۷۲ |
| جمعہ | ۱۵۸ | ۱۸۱ | ۱۵۸ | ۱۷۳ |
| ہفتہ | ۱۵۹ | ۱۸۲ | ۱۵۹ | ۱۷۴ |
| اتوار | ۱۶۰ | ۱۸۳ | ۱۶۰ | ۱۷۵ |
| پیر | ۱۶۱ | ۱۸۴ | ۱۶۱ | ۱۷۶ |
| منگل | ۱۶۲ | ۱۸۵ | ۱۶۲ | ۱۷۷ |
| بدھ | ۱۶۳ | ۱۸۶ | ۱۶۳ | ۱۷۸ |
| جمعہ | ۱۶۴ | ۱۸۷ | ۱۶۴ | ۱۷۹ |
| ہفتہ | ۱۶۵ | ۱۸۸ | ۱۶۵ | ۱۸۰ |
| اتوار | ۱۶۶ | ۱۸۹ | ۱۶۶ | ۱۸۱ |
| پیر | ۱۶۷ | ۱۹۰ | ۱۶۷ | ۱۸۲ |
| منگل | ۱۶۸ | ۱۹۱ | ۱۶۸ | ۱۸۳ |
| بدھ | ۱۶۹ | ۱۹۲ | ۱۶۹ | ۱۸۴ |
| جمعہ | ۱۷۰ | ۱۹۳ | ۱۷۰ | ۱۸۵ |
| ہفتہ | ۱۷۱ | ۱۹۴ | ۱۷۱ | ۱۸۶ |
| اتوار | ۱۷۲ | ۱۹۵ | ۱۷۲ | ۱۸۷ |
| پیر | ۱۷۳ | ۱۹۶ | ۱۷۳ | ۱۸۸ |
| منگل | ۱۷۴ | ۱۹۷ | ۱۷۴ | ۱۸۹ |
| بدھ | ۱۷۵ | ۱۹۸ | ۱۷۵ | ۱۹۰ |
| جمعہ | ۱۷۶ | ۱۹۹ | ۱۷۶ | ۱۹۱ |
| ہفتہ | ۱۷۷ | ۲۰۰ | ۱۷۷ | ۱۹۲ |
| اتوار | ۱۷۸ | ۲۰۱ | ۱۷۸ | ۱۹۳ |
| پیر | ۱۷۹ | ۲۰۲ | ۱۷۹ | ۱۹۴ |
| منگل | ۱۸۰ | ۲۰۳ | ۱۸۰ | ۱۹۵ |
| بدھ | ۱۸۱ | ۲۰۴ | ۱۸۱ | ۱۹۶ |
| جمعہ | ۱۸۲ | ۲۰۵ | ۱۸۲ | ۱۹۷ |
| ہفتہ | ۱۸۳ | ۲۰۶ | ۱۸۳ | ۱۹۸ |
| اتوار | ۱۸۴ | ۲۰۷ | ۱۸۴ | ۱۹۹ |
| پیر | ۱۸۵ | ۲۰۸ | ۱۸۵ | ۲۰۰ |
| منگل | ۱۸۶ | ۲۰۹ | ۱۸۶ | ۲۰۱ |
| بدھ | ۱۸۷ | ۲۱۰ | ۱۸۷ | ۲۰۲ |
| جمعہ | ۱۸۸ | ۲۱۱ | ۱۸۸ | ۲۰۳ |
| ہفتہ | ۱۸۹ | ۲۱۲ | ۱۸۹ | ۲۰۴ |
| اتوار | ۱۹۰ | ۲۱۳ | ۱۹۰ | ۲۰۵ |
| پیر | ۱۹۱ | ۲۱۴ | ۱۹۱ | ۲۰۶ |
| منگل | ۱۹۲ | ۲۱۵ | ۱۹۲ | ۲۰۷ |
| بدھ | ۱۹۳ | ۲۱۶ | ۱۹۳ | ۲۰۸ |
| جمعہ | ۱۹۴ | ۲۱۷ | ۱۹۴ | ۲۰۹ |
| ہفتہ | ۱۹۵ | ۲۱۸ | ۱۹۵ | ۲۱۰ |
| اتوار | ۱۹۶ | ۲۱۹ | ۱۹۶ | ۲۱۱ |
| پیر | ۱۹۷ | ۲۲۰ | ۱۹۷ | ۲۱۲ |
| منگل | ۱۹۸ | ۲۲۱ | ۱۹۸ | ۲۱۳ |
| بدھ | ۱۹۹ | ۲۲۲ | ۱۹۹ | ۲۱۴ |
| جمعہ | ۲۰۰ | ۲۲۳ | ۲۰۰ | ۲۱۵ |
| ہفتہ | ۲۰۱ | ۲۲۴ | ۲۰۱ | ۲۱۶ |
| اتوار | ۲۰۲ | ۲۲۵ | ۲۰۲ | ۲۱۷ |
| پیر | ۲۰۳ | ۲۲۶ | ۲۰۳ | ۲۱۸ |
| منگل | ۲۰۴ | ۲۲۷ | ۲۰۴ | ۲۱۹ |
| بدھ | ۲۰۵ | ۲۲۸ | ۲۰۵ | ۲۲۰ |
| جمعہ | ۲۰۶ | ۲۲۹ | ۲۰۶ | ۲۲۱ |
| ہفتہ | ۲۰۷ | ۲۳۰ | ۲۰۷ | ۲۲۲ |
| اتوار | ۲۰۸ | ۲۳۱ | ۲۰۸ | ۲۲۳ |
| پیر | ۲۰۹ | ۲۳۲ | ۲۰۹ | ۲۲۴ |
| منگل | ۲۱۰ | ۲۳۳ | ۲۱۰ | ۲۲۵ |
| بدھ | ۲۱۱ | ۲۳۴ | ۲۱۱ | ۲۲۶ |
| جمعہ | ۲۱۲ | ۲۳۵ | ۲۱۲ | ۲۲۷ |
| ہفتہ | ۲۱۳ | ۲۳۶ | ۲۱۳ | ۲۲۸ |
| اتوار | ۲۱۴ | ۲۳۷ | ۲۱۴ | ۲۲۹ |
| پیر | ۲۱۵ | ۲۳۸ | ۲۱۵ | ۲ |

ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدا یا

ہم کافر نہت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس جی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے فور سے ملی ہے اور خدا کے کلام اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اُس وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔ **حقیقۃً و لَوْحاً**

حضرت حجازہ میرزا بشیر احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خطاب بہ نوجوانانِ جماعت احمدیہ

غیر کا حسن بھی دیکھو وہ نظر پیدا کر
حسنِ داحساں سے نخلِ خیم میں گھر پیدا کر
حشر کے روز جو کام آئے وہ زریں پیدا کر
بیچ عمر خان کے پانی سے ثمر پیدا کر
دست و بازو۔ وہ دل و سرہ جگر پیدا کر
پھر دی گر یہ دی دیدہ تر پیدا کر
پھر دی سوز و درد و اثر پیدا کر
ہاں دی صنیت دی غصّٰی بصر پیدا کر
حکمت و معرفت و علم و ہنر پیدا کر
رنگ یہ ہو سکے تجھ سے بھی اگر پیدا کر
نقشہ عالم میں دی بارِ دگر پیدا کر

حسن اپنا ہی نظر آیا تو کیا آیا نظر
چشمِ احباب میں گر تو نے جگہ پائی تو کیا
یہ زرد مال تو دنیا ہی میں رہ جائینگے
ہے وہ کس کام کا اگر خشک ہے نخل ایماں
احمدی کرتے ہیں بنا ہے صحابہ کا مثیل
پھر دی نالہ دی نیم شبی ان کی دعا
پھر دی رنگ و وفا اور دی شورشِ عشق
پھر دی زہد دی تقویٰ دی کس کی شکی
وحدت و طاقت دینی و صدق و اخلا
دین پر مال و تن و جان تھے ان کے قرباں
شانِ اسلام کی قائم جو الموں کی غصّٰی

سخت مشکل ہے کہ اس حال سے منزل کیلئے

ہاں اگر ہو سکے پرواز کے پر پیدا کر

| | | | | | |
|-------|----|-----|----|-----|----|
| ۱۹۶۱ء | ۱ | ۱ | ۲۵ | ۱ | ۱۴ |
| ۱۹۶۰ء | ۲ | ۲ | ۲۶ | ۲ | ۱۵ |
| ۱۹۵۹ء | ۳ | ۳ | ۲۷ | ۳ | ۱۸ |
| ۱۹۵۸ء | ۴ | ۴ | ۲۸ | ۴ | ۱۹ |
| ۱۹۵۷ء | ۵ | ۵ | ۲۹ | ۵ | ۲۰ |
| ۱۹۵۶ء | ۶ | جیب | ۶ | جیب | ۲۱ |
| ۱۹۵۵ء | ۷ | ۷ | ۷ | ۷ | ۲۲ |
| ۱۹۵۴ء | ۸ | ۸ | ۸ | ۸ | ۲۳ |
| ۱۹۵۳ء | ۹ | ۹ | ۹ | ۹ | ۲۴ |
| ۱۹۵۲ء | ۱۰ | ۱۰ | ۱۰ | ۱۰ | ۲۵ |
| ۱۹۵۱ء | ۱۱ | ۱۱ | ۱۱ | ۱۱ | ۲۶ |
| ۱۹۵۰ء | ۱۲ | ۱۲ | ۱۲ | ۱۲ | ۲۷ |
| ۱۹۴۹ء | ۱۳ | ۱۳ | ۱۳ | ۱۳ | ۲۸ |
| ۱۹۴۸ء | ۱۴ | ۱۴ | ۱۴ | ۱۴ | ۲۹ |
| ۱۹۴۷ء | ۱۵ | ۱۵ | ۱۵ | ۱۵ | ۳۰ |
| ۱۹۴۶ء | ۱۶ | ۱۶ | ۱۶ | ۱۶ | ۳۱ |
| ۱۹۴۵ء | ۱۷ | ۱۷ | ۱۷ | ۱۷ | ۳۲ |
| ۱۹۴۴ء | ۱۸ | ۱۸ | ۱۸ | ۱۸ | ۳۳ |
| ۱۹۴۳ء | ۱۹ | ۱۹ | ۱۹ | ۱۹ | ۳۴ |
| ۱۹۴۲ء | ۲۰ | ۲۰ | ۲۰ | ۲۰ | ۳۵ |
| ۱۹۴۱ء | ۲۱ | ۲۱ | ۲۱ | ۲۱ | ۳۶ |
| ۱۹۴۰ء | ۲۲ | ۲۲ | ۲۲ | ۲۲ | ۳۷ |
| ۱۹۳۹ء | ۲۳ | ۲۳ | ۲۳ | ۲۳ | ۳۸ |
| ۱۹۳۸ء | ۲۴ | ۲۴ | ۲۴ | ۲۴ | ۳۹ |
| ۱۹۳۷ء | ۲۵ | ۲۵ | ۲۵ | ۲۵ | ۴۰ |
| ۱۹۳۶ء | ۲۶ | ۲۶ | ۲۶ | ۲۶ | ۴۱ |
| ۱۹۳۵ء | ۲۷ | ۲۷ | ۲۷ | ۲۷ | ۴۲ |
| ۱۹۳۴ء | ۲۸ | ۲۸ | ۲۸ | ۲۸ | ۴۳ |
| ۱۹۳۳ء | ۲۹ | ۲۹ | ۲۹ | ۲۹ | ۴۴ |
| ۱۹۳۲ء | ۳۰ | ۳۰ | ۳۰ | ۳۰ | ۴۵ |

میرے آنے کی غرض

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تم میں اس کا ثبوت ڈول کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے دیکھو میں زمین اور آسمان کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں پیش کیا گیا ہے اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے مردے زندہ ہو رہے ہیں نشان ظاہر ہو رہے ہیں برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے حشرے کھل رہے ہیں۔ (الحکم ۱۳ مئی ۱۹۰۶ء ص ۶)

میں سچ کہتا ہوں کہ میرا دل کانپ جاتا ہے جب میں ایک مسلمان مولوی کے منہ سے یہ لفظ سنتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے زندہ بنی کو مردہ رسول قرار دیا گیا اس سے بڑھ کر بے حرمتی اور بے عزتی اسلام کی کیا ہو گی۔ (از احکم - ارجون ۱۹۰۶ء)

پاکیزہ کلام حضرت مبارکہ میرزا بشیر احمد ضامن مرحوم و مغفور
(در مدارح حضرت مسیح موعود)

مسیح مجتبیٰ تو ہے محمد مصطفیٰ تو ہے
بیان ہوشان تیری کیا حبیب کبریا تو ہے
تجھے دیکھا تو سارے اولیاء و انبیاء دیکھے
ظہور اولیاء تو ہے بردار انبیاء تو ہے
کلیم اللہ بننے کا شرف حاصل ہوا تجھ کو
خدا بولے نہ کیوں تجھ سے کہ محبوب خدا تو ہے
اندھیرا چھپا رہا تھا سب اجمال کر دیا جس نے
دہی بد اللہی تو ہے وہی شمس القحطی تو ہے
گنہگاروں کو اپنی اک نظر سے پاک کر ڈالے
خدا سے پھر ملائے جو وہ مرد یا صفا تو ہے
دہ غلطی میں جو کہتے ہیں نہیں ہے کہ کیا کچھ
میں جاں کیلئے دیکھیں وہ اگر کہمیا تو ہے
گنہ اسلام کے خطر کے دن جب سے کہ تو آیا
خدا نے کشتی اسلام کا اب نا خدا تو ہے

گنہ سے پاک کہ ہر کو شفا بیاریوں سے دے
تو ہم مردوں کو زندہ کر کے عیسیٰ سے سوا تو ہے

| ۱۹۱۲ء | ۱۳۳۱ھ | ۱۳۳۲ھ | ۱۳۳۳ھ | ۱۳۳۴ھ |
|--------|-------|-------|-------|-------|
| منگل | ۱ | ۲۶ | ۲ | ۱۷ |
| بدھ | ۲ | ۲۷ | ۳ | ۱۸ |
| جمعرات | ۳ | ۲۸ | ۴ | ۱۹ |
| جمعہ | ۴ | ۲۹ | ۵ | ۲۰ |
| ہفتہ | ۵ | ۳۰ | ۶ | ۲۱ |
| اتوار | ۶ | ۳۱ | ۷ | ۲۲ |
| پیر | ۷ | ۱ | ۸ | ۲۳ |
| منگل | ۸ | ۲ | ۹ | ۲۴ |
| بدھ | ۹ | ۳ | ۱۰ | ۲۵ |
| جمعرات | ۱۰ | ۴ | ۱۱ | ۲۶ |
| جمعہ | ۱۱ | ۵ | ۱۲ | ۲۷ |
| ہفتہ | ۱۲ | ۶ | ۱۳ | ۲۸ |
| اتوار | ۱۳ | ۷ | ۱۴ | ۲۹ |
| پیر | ۱۴ | ۸ | ۱۵ | ۳۰ |
| منگل | ۱۵ | ۹ | ۱۶ | ۳۱ |
| بدھ | ۱۶ | ۱۰ | ۱۷ | ۱ |
| جمعرات | ۱۷ | ۱۱ | ۱۸ | ۲ |
| جمعہ | ۱۸ | ۱۲ | ۱۹ | ۳ |
| ہفتہ | ۱۹ | ۱۳ | ۲۰ | ۴ |
| اتوار | ۲۰ | ۱۴ | ۲۱ | ۵ |
| پیر | ۲۱ | ۱۵ | ۲۲ | ۶ |
| منگل | ۲۲ | ۱۶ | ۲۳ | ۷ |
| بدھ | ۲۳ | ۱۷ | ۲۴ | ۸ |
| جمعرات | ۲۴ | ۱۸ | ۲۵ | ۹ |
| جمعہ | ۲۵ | ۱۹ | ۲۶ | ۱۰ |
| ہفتہ | ۲۶ | ۲۰ | ۲۷ | ۱۱ |
| اتوار | ۲۷ | ۲۱ | ۲۸ | ۱۲ |
| پیر | ۲۸ | ۲۲ | ۲۹ | ۱۳ |
| منگل | ۲۹ | ۲۳ | ۳۰ | ۱۴ |
| بدھ | ۳۰ | ۲۴ | ۳۱ | ۱۵ |
| جمعرات | ۳۱ | ۲۵ | ۱ | ۱۶ |

روحانی راز و نیاز فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

میرے تیرے پیار کا ہو راز و نیاز کوئی نہ اور

روک مجھ میں اور تجھ میں پھر نہ کچھ باقی رہے
کاش تو پہلو میں میرے خرد ہی آکر بیٹھ جاتا
ایک بے کسی ہم جاں کو ازمانا چھوڑ دے
نارِ فرقت سے مرے دل کو حیلانا چھوڑ دے

وعظ و نصائح سے پُر کلام حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد رضا رضی اللہ عنہ

وائے وہ سینہ کہ جو عشق میں بریان نہ ہو
تفت ہے اس آنکھ پہ جو شوق میں گریان نہ ہو
نفس کہتا ہے کہ اٹھ مذمت میں بلکان نہ ہو
سینہ میں قلب نہ ہو قلب میں ایمان نہ ہو
رہنمائی کا اگر غرضش سے سامان نہ ہو
کوئی مشکل نہیں دنیا میں کہ آسان نہ ہو
لب پہ قرآن ہو پر سینہ میں قرآن نہ ہو
سینچنے کو اسے گر چشمہ ایمان نہ ہو
غفل دی ہے تجھے اللہ نے نادان نہ ہو
بندہ رحمان کا بن بندہ شیطان نہ ہو
کام وہ کر کہ جسے کر کے پشیمان نہ ہو
جام اعمال نہ ہو یادہ ایمان نہ ہو
خوف دوزخ نہ رہے خواہشِ رضوان نہ ہو
دیکھنے کو بھی جہاں صورتِ انسان نہ ہو
وائے قسمت اگر اس درد کا درمان نہ ہو
مجھ سے ناراض تر سے حدِ ذریعہ جان نہ ہو
فضل ہو جائے گا اللہ کا پریشان نہ ہو

وائے وہ سر جو رہ یار میں شربان نہ ہو
حیف اس روح پہ جو مست رُخ یار نہیں
دل یہ کہتا ہے اسی در پہ رما دے دھونی
زندگی پیچ ہے انسان کی دنیا میں اگر
آدمی وادی ظلمت میں بھٹکتا مر جائے
ہاتھ گر کام میں ہو دل میں ہو ریتِ ارباب
واعظا شرم سے مر جانے کی جگہ ہے حدِ حیف
نخلِ ایمان پینے کا نہیں زابِ خشک
چھوڑ کہ راہِ خدا راہِ بتاں پر مت جا
نسلِ آدم ہے تو ابلیس کے پیچھے مت چل
رحم کر ظلم نہ ڈھا آؤ غریباں سے ڈر
غیر ممکن ہے کئے راہِ طریقت جب تک
سرب میں ہو جو شش جنوں دل میں ہو ششِ محبوب
اب تو خواہش ہے وہاں جل کے لگائیں ڈیرا
دل میں اک آگ ہے اور سینہ مرا غم سے تپاں
یوں گنہگار رو لے ہوں تو تیرا ہی بندہ
یاس اک زہر ہے پیچ اس سے بشیرِ عاصی

ماضی کی ایک ناپاک سازش

حق اور باطل کفر اور اسلام نور اور ظلمت کی کشمکش وہ نورِ اول سے ہی رہی ہے ادبار کی گھٹائیں ہمیشہ راہِ حق میں اٹھے ہوئے پرچم کو نیچا دکھانے کے لئے اٹھا کرتی ہیں نبی اکرمؐ کی زندگی میں ان کو ان کے عظیم مشن کی تکمیل سے باز رکھنے کے لئے انتہائی کوششیں کی گئیں۔ اور پھر آخر میں آپؐ کا چراغِ حیات ہی گل کر دینے کی ٹھان لی گئی مگر جس کی پشت پر ایزدی قوتیں ہوں دینا اس کا کیا بگاڑ سکتی ہے۔ وہ دقت بھی آگیا جب اسلام ہر سمت پھیل گیا۔ اور پھر جب وقت معزز پر فرمان کی چوٹیوں سے ابھرنے والا آفتابِ عائشہؓ الصدیقہ کے چہرہ میں روشن ہو گیا تو بھی شیطان اور اس کی ذہبت نے اپنا ناپاک مشن جاری رکھا۔ سلطان نور الدینؒ زندگی عالم اسلام کا ایک امورِ فرزند تھا یہ وہی بعض جلیل تھا جس کے عہدِ حکومت کا ایک بڑا حصہ عیسائیوں کے مقابلہ میں میدانِ جنگ میں گزرا تھا۔ ایک رات سلطان نور الدینؒ زندگی سو رہا تھا کہ ہادیؑ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی مگر اس حالت میں کہ آپؐ کے رُوحِ مقدس پر غصہ کے آثار موجود تھے۔ اور فرما رہے تھے "نور الدین! کتنے ہمیں تنگ کر رہے ہیں۔ جتنی جلدی ہو سکے انہیں ختم کر دو کہیں وہ نقصان ہی نہ پہنچائیں"

عجیب خواب تھا سرورِ عالم کی زیارت تو ہوئی تھی مگر عجیب انداز سے صبح سلطان نے اٹھ کر معیروں کی طرف رجوع کیا جنھوں نے اسے مدقہ دینے کا حکم دیا۔ چنانچہ سلطان نے اس معوز ایک سو جانور ذبح کئے اور ہزاروں روپے خیرات کئے سارا دن سلطان بے چین رہا۔ رات کو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ اب بھی ان کے چہرے پر غصہ کے آثار تھے اور کہہ رہے تھے۔ نور الدین! کیا تم کتنوں کو ختم نہیں کر سکتے وہ ہمیں تکلیف پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ صبح کو سلطان پہلے کی نسبت زیادہ پریشانی سے اٹھا اور پھر معیروں کو بلایا جنھوں نے اسے مزید مدد کی تلقین کی سلطان نے اس روز سارا صبح تک یہ سو جانور ذبح کئے اور پہلے کی نسبت دو گنے روپے خیرات کئے۔ تیسری رات کو حضورؐ پھر خواب میں تشریف لائے اب آپؐ کے ساتھ دو اور آدمی بھی تھے جنہوں نے عربوں کے لیے لمبے چنے پہن رکھے تھے مگر شکل و صورت سے عربی معلوم نہیں ہو رہے تھے۔ آنحضرتؐ ان کی طرف اشارہ کر کے فرمائے گئے "نور الدین! یہ کتنے ہیں جو ہمیں نقصان پہنچا رہے ہیں جلدی کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ اپنی ناپاک کوششوں میں کامیاب ہو جائیں" سلطان نے صبح اٹھ کر یہ رائے قائم کی کہ اسے حجاز مقدس میں ان آدمیوں کو تلاش کرنا چاہیے۔ چنانچہ سلطان اسی روز مختصر لشکر کے ساتھ مدینہ کی جانب روانہ ہو گیا۔ مدینہ والے سلطان کی اچانک آمد سے بہت پریشان ہوئے۔ شہر کے مشائخ سلطان کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اس کی غیر متوقع آمد کا سبب دریافت کریں سلطان نے انہیں حکم دیا کہ وہ شہر میں منادی کرادیں کہ سارے شہریوں کو سلطان کے سامنے سے

گزرنا پڑے۔ شام بخیر مدینہ پہنچ کر حیران ہوئے مگر تعمیل لازمی تھی۔ لہذا سادہ کرادی گئی۔ حکم کے مطابق مدینہ الوہی
نے سلطان کے سامنے سے گذرنا شروع کر دیا۔ سلطان برآمدی کی طرف دیکھتا جا رہا تھا اسے ان دو آدمیوں کی تلاش تھی
جن کی طرف خواب میں سروردو عالم نے اشارہ کیا تھا سب کے تمام لوگ اس کے سامنے سے گذر گئے مگر اسے ایک بھی
ایسا نظر نہ آیا جو خواب میں دکھائے گئے آدمیوں سے مطابقت رکھتا ہو۔

آخر میں سلطان نے دریافت کیا کہ کیا سارا شہر گزر چکا ہے یا ابھی اور کوئی باقی ہے مشائخ مدینہ نے جواب
میں بتایا کہ صرف دو آدمی باقی رہ گئے ہیں وہ دونوں بڑے پرہیزگار اور شب زندہ دار ہیں دونوں ہی کو وار نہیں۔
اور انہوں نے حضور اکرم کے روضہ مبارک سے ملحقہ حجرہ میں قیام کیا ہوا ہے۔ وہ لوگوں سے ملنا نہیں چاہتے آج
بھی ان سے کہا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا کہ اس سے عبادت میں حرج ہوتا ہے سلطان کے کان کھڑے ہو گئے اور اس
نے کہا۔ اچھا اگر وہ نہیں آتے تو ہم خود ہی ان کی طرف چلتے ہیں۔ سلطان مشائخ مدینہ کی قیادت میں اہل حجرہ کے
پاس پہنچا اور جب ان دونوں کو باہر بلایا گیا تو سلطان نے اسی وقت دونوں کی گرفتاری کا حکم دیدیا کیونکہ وہ دونوں
دی تھے جن کی طرف خواب میں اشارہ کیا گیا تھا۔

مدینہ کے شہری سلطان کے اس حکم سے بہت ناراض ہوئے سلطان چند آدمیوں کے ساتھ حجرہ میں داخل ہوا
مگر وہاں اسے قابل اعتراض چیز نظر نہ آئی۔ جب وہ واپس آنے کا ارادہ کر رہا تھا تو اس کا قدم نرم سی زمین
پر پڑا۔ سلطان کو شبہ ہوا اس نے زمین پر پھوٹ کر ماری مٹی اپنی جگہ سے ہٹ گئی۔ اور نیچے ایک تختی دکھائی دی
جب سلطان کے حکم سے اس تختی کو اکھاڑا گیا۔ تو نیچے ایک سُرنگ دکھائی دی جو حضور اکرم کے مزار اقدس کی
طرف جا رہی تھی۔ پہلے حضرت عمرؓ کی قبر مبارک پڑتی تھی۔ اور اسے کافی حد تک کھودا جا چکا تھا۔ سلطان نے
دونوں عابدوں کو بلایا۔ اور جب ان پر تشدد کیا گیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ وہ روم کی سلطنت کی جانب سے
اس مشن پر بھیجے گئے تھے۔ کہ نبی اکرمؐ کے جہد اطہر کو نکال کر اپنے ملک میں لے جائیں تاکہ ٹھنڈا روم اسلام
کی تصحیک کر سکے چنانچہ اس مقصد کے لئے وہ حجرہ کو بند رکھ کر رات کو سُرنگ کھودتے اور مٹی پوریوں میں بھر کر
باہر پھینک دیتے تھے۔ اور اب صرف ایک دن کی بات رہ گئی تھی۔ سلطان نے دونوں کو قتل کروا دیا۔

(از اخبار نوائے وقت لاہور ۱۹۶۳ء)

حدیث شریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَوةً وَاجِدَهُ عَشْرَ صَلَواتٍ وَحَقَّقَتْ عَنْهُ عَشْرَ حَبِيبَاتٍ
وَرُدَّتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ (النسائی، ترجمہ ۱۔ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس
پر دس برکت نازل فرماتا ہے اور اس کی دس بدیاں معاف کی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب الکوٹی مشہور مخالف کا خط اور اس کا جواب

محبت من منشی بقا محمد صاحب بعد سلام سنون واضح آنکھ اخبار بدرد مورخہ ۱۸ جولائی ۲۷ جولائی
 سٹائل میں بزرگ عنوان سلسلہ حقہ کے نئے نمبر آپ کا نام بھی درج شدہ دیکھا۔ حیران ہوا کہ شہادت
 القرآن کے مطالعہ کے بعد قادیانی کی مریدی کا خیال کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور الہادی کے معارف قرآنی
 کے بعد قادیانی تصانیف میں کیا لطف ملتا ہے۔ اول تو مجھے اس خبر کی صحت میں شک ہے دوم اگر سچی
 بھی ہے تو آپ گرمیوں کی رخصتوں میں سیالکوٹ آکر مجھ سے ملاقات کر جائیں میں نے آپ کو میرا خط
 محض الہی محبت کے تقاضے سے لکھا ہے امید ہے کہ آپ طلب حق کی خاطر اس عرض کو منظور فرمادیں گے آپ
 کا خیر خواہ خاکپاشے محمد ابراہیم۔ ایڈیٹر رسالہ الہادی مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۷۸ء۔

مکرمی مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ایک
 جواب مخائب بقا محمد سرسچال کلاں | توارش نامہ پٹنچا کٹی ایک جوابات سے جواب کا صرہ

اپنے لکھے شہادت القرآن کے مطالعہ کے بعد قادیانی کی مریدی کا خیال کس طرح ہو سکتا ہے اور الہادی
 کے معارف قرآنی کے بعد قادیانی تصانیف میں کیا لطف ملتا ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کا نام
 اخبار بدرد مورخہ ۱۸ جولائی ۲۷ جولائی میں بزرگ عنوان سلسلہ حقہ کے نئے نمبر آپ کا نام بھی درج شدہ دیکھا۔
 الحمد للہ و شکر اللہ۔ بندہ اس نعمت غیر مترقبہ کا شکر کس زبان سے ادا کرے بندہ کو وہ لفظ نہیں ملتے جس سے
 ایسی نعمت کا شکر ادا کر دوں۔

بھرا گیا ہے گل امید سے دامن اپنا باغبان مبارک رہے تجھے گلشن اپنا
 آگے چل کر بندہ کو سیالکوٹ میں ملاقات کے واسطے مدعو کرتے ہیں۔ وہ کس واسطے صرف اسی واسطے کہ حق
 مرزا صاحب کی غلامی سے جس کو نیاز مند ایک فخر کے لحاظ سے خیال کرتا ہے مٹایا جاوے۔ خداوند کریم
 اپنے عاجز اور کمزور انسان پر رحم کرے آمین رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ
 لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔ مولوی صاحب آپ ایک جید عالم فاضل ہو کر کیا
 اس بات کا یقین کر سکتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو حق اور باطل کا امتیاز خداوند کریم سمجھا دیوے تو کیا وہ حق کی پری
 چھوڑ کر باطل کی طرف رجوع کر سکتا ہے جس کا جواب سوائے نفی کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ورنہ آیت قرآن و کلام
 تَبَيَّنَ أَهْوَاءُ هُمْ تَمَّاجَاءُكَ مِنَ الْحَقِّ کے برخلاف عمل کیا جس کی سزا سوائے جہنم کے اور کچھ نہیں
 اب بندہ مرزا صاحب سے معذرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تجسیم کالب لبایہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔

داسطے آئے ہیں ان کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آئیگا جس پر قرآن مجید کے احکام کے بغیر کسی اور شریعت کا حکم ہو برگز نہیں۔ بلکہ اسی دین اسلام کی جس کی تکمیل تبلیغ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے اشاعت اسلام کے واسطے مجدد یا امام مبعوث ہوتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ ہر صدی کے اخیر پر ایک مجدد مہنوارا ہے اور چونکہ آجکل بھی امام یا مجدد کی ضرورت تھی۔ اسی واسطے خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے ایک امام الزمان جس کا وعدہ دیا گیا ہے مبعوث فرمایا۔ جو تین دلائل اور نشانات کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں کیونکہ یہ ایسا زمانہ ہے جس میں مسلمانوں کے کئی ایک فرقے ہو گئے ہیں اور ہر ایک اپنے آپ کو ناجی اور دوسرے کو ناری قرار دیتا ہے۔ کیدوں مولوی صاحب یہ بات درست ہے یا نہیں آپ کے عقیدے کے مطابق جو عہدی پیدا ہوگا اس کی یہی تعلیم ہوگی۔ جو میں نے امام عہدی مبعوث کی بیان کی ہے۔ اس کے برخلاف قال اللہ و قال الرسول کو دستور العمل قرار دیتے ہیں اور قرآن مجید کی حکومت کو پہلی اپنے آپ پر اختیار کرنے میں اور شرک سے پرہیز کرنے میں اگر ایک شخص کو آپ گمراہ کہہ سکتے ہیں تو بے شک کہیں میں قال اللہ اور قال الرسول سے غرض اور مطلب ہے اور قرآن مجید کی حکومت کا اختیار کرنا مطلب ہے ہمیں ایسے مسیح یا عہدی کی ضرورت نہیں جو جنگوں میں خنزیروں کو قتل کرنے کے واسطے آویں گے۔ اور صلیب کو توڑیں گے۔ ہمیں اسی تعلیم کی ضرورت ہے جو امام الزمان موجودہ نے ظاہر کی ہے۔ اور یہی قرآنی احکام کی اصل غرض ہے۔ اور بس۔ باقی دس شرائط پر جو کچھ تحریر کیا ہے۔ اپنے نظر انصاف اور کامل غور سے اور دل کو تعصب اور عناد کے خیالات سے پاک رکھ کر جواب دیں کہ یہ شرائط اسلامی تعلیم کی ہیں یا نہیں تو نزدیک کر کے مفسر فرما کر میں۔ بندہ کو صرف منعم علیہ گروہ کی تعلیم دے رہا ہے اور اسی کو میں نے حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے حاصل کیا۔ اور مزید کوشش کر رہا ہے۔ آپ نے اخیر پر لکھا ہے کہ میں نے محسن قلبی محبت کے تقاضا پر خط لکھا ہے۔ بیشک درست ہے لیکن حبیہ تک دے گزشتہ استفسار کا جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور مندرجہ ذیل سوالات کا کافی جواب نہ دیں گے۔ تو آپ کا کوئی حق نہیں کہ بندہ کو وہاں طلب کریں اور محبت الہی کا دم بھریں وہ سوالات یہ ہیں۔

(۱) قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے کونسا معیار قائم کیا ہے جس پر صادق و کاذب کو پرکھ سکتے ہیں قرآنی معیار پر حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کے متعلق مدلل بحث کی جادے جن ادلہ قاطعہ کی رو سے آپ نے قرآن کریم کو اور رسول کریم کو سچا مانا ہے کیا وہی دلائل مرزا صاحب کے دعویٰ کی نفی کے واسطے مستثنیٰ ہیں یا نہیں جواب مدلل د

(۲) قرآن مجید میں مغتری کے واسطے نصرت اور کامیابی کے وعدے مولا کریم نے دیئے ہیں یا نہیں اگر دیئے ہیں تو کہاں؟ نہیں تو مرزا صاحب کے ساتھ کیوں غذائی نصرت اور تائیدات غیبی ہیں۔

(۳) آیت کو تَقْوَىٰ کے رو سے مغتری کو لمبی ہمت مل سکتی ہے یا نہیں اگر مل سکتی ہے تو نظیر از قرآن یا احادیث صحیحہ نبویہ سے دی جاوے اگر نہیں تو مرزا صاحب کو کیوں لمبی ہمت دی گئی ہے لیکن مدعی ایسا پیش کرنا جو مدعی نبوت اور مدعی وحی یا الہام ہوا در عام مخلوقات میں الہام سنا رہا ہوا در کامل یقین رکھ کر اسی پر قائم رہ کر اس کو لمبی ہمت دی گئی ہو۔

(۴) مسیح نامہری کے آنے کے واسطے دو صورتیں ہیں (۱) رسول ہو کر (۲) رسالت کے معزول (امتی ہو کر) صورت اول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں رہ سکتے بلکہ مسیح نامہری کو خاتم ماننا بڑا ہے۔ بصورت ثانی رسول کو امتی ماننا صفت ایمانی کے تحت خلافت ہے اور کفر ہے ہم لوگ رسولوں کی رسالت پر ایمان لائے ہیں۔ لَا نَفَرًا قَبْلَ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ دُسْلِيهِ۔ ہر دو جہت سے مسیح کا آنا ممکن نہیں جواب بادل اکل دیا جاوے۔

وہا آیت أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتَقُولَنَّ يَهُدَىٰ وَلَتَنْتَصِرُنَّ يَهُدَىٰ وَلَتَقُولَنَّ يَهُدَىٰ وَلَتَقُولَنَّ يَهُدَىٰ اس کے متعلق یہ مؤرخ یا طلب ہیں۔ (۱) النَّبِيِّينَ کیا معنی ہیں مع نظیر (۲) ميثاق کے کیا معنی ہیں اور اس جگہ نبیوں سے کب وعدہ لیا گیا اور صرف ارواح سے یا جسم مع الارواح سے (۳) رسولوں سے نقص عہد ہو سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں ہو سکتا۔ تو جب خداوند کریم عالم الغیب تھا کہ رسول اپنے اپنے وقت پر فوت ہو جائیں گے اور رسول کریم کے وقت کوئی زندہ نہ ہوگا۔ لَتَقُولَنَّ يَهُدَىٰ وَلَتَقُولَنَّ يَهُدَىٰ پر عمل نہ کر سکیں گے۔ تو کیوں ان سے وعدہ لیا اور موقع نہ دیا اور اگر مسیح نامہری بھی زندہ تھا تو عظیم الشان بنی کریم کے وقت کیوں باوجود حیات ہونے کے لَتَقُولَنَّ يَهُدَىٰ وَلَتَقُولَنَّ يَهُدَىٰ پر عمل نہ کیا اور خداوند کریم نے جب وعدہ لیا بڑا تھا تو کیوں اسی وقت نازل نہ کیا گیا (۴) جب رسول اپنے اپنے وقت پر فوت ہو گئے۔ تو أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ کے کیا معنی ہوئے۔ (۵) أَلَمْ يَخْلُقِ الْأَرْضَ كَمَا تَأْتِي أَحْيَاءٌ أَوْ أَمْواتًا کیا زندہ دل اور مردوں کے واسطے زمین کافی نہیں ہے شک طلب حق ہو کر میرے اعتراضات کا جواب ازاں کہ قرآن کریم و سنت رسول کریم احادیث صحیحہ نبویہ سے دیا جاوے صرف مجھے حق کی ضرورت ہے اور اسی کو اختیار کیا کسی خاص فرقہ سے انہی و محبت متعصبانہ نہیں صرف احکام ربی کو سمجھنے اور ان پر چلنے کی ضرورت ہے اور اسی کو قال اللہ وقال الرسول کہا جاتا ہے جس کا نمونہ آجکل مرزا صاحب ہیں اور بس اور اسی جہ سے

تادیانی کی مریدی کا خیال آیا۔ رسالہ الہادی کی نیت صرف اسی قدر عرض ہے کہ آپ کے رسالہ الہادی اور شہادت القرآن کی حقیقت بہ مقابلہ ریویو آف یلیٹیز اور رسالہ تشیذ الماذہبان اور تعلیم الاسلام کے ان لوگوں سے پوشیدہ نہیں جنہوں نے ان تینوں رسالوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ع شک آنت کہ خود موبد نہ کہ عطار بگوید۔ آپ کو اگر قرآن سے مس ہوتا۔ تو مسیح موعود کے مقابلہ میں کیوں الحمد للہ کی تفسیر نہ لکھی۔ جب نام غلطے مالک مخاطب تھے۔ آپ کی عربی، دانی مرزا صاحب کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے ایک فقرہ کی نکتہ چینی سے معلوم ہو چکی ہے جس کا محذوم المکت مولوی عبدالمکرم صاحب محرم نے کافی جواب احادیث نبویہ اور لغات عربیہ سے دیا تھا۔ حضرت اقدس کی مقدیہ کتب کا کیوں جواب تک نہیں دیا۔ نامور کے مخالفت پر کبھی معاذت قرآنی نہیں کھلتے شہادت القرآن بہ مقابلہ تفسیر القرآن از درس حکیم الامت بالکل بیچ ہے۔ جواب کا منتظر خادم بقا محمد رس (از اخبار پٹنہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء)

مضمرات تمباکو نوشی

تمباکو نہ تو ہندوستانی زبان کا لفظ ہے اور نہ ہی ہندوستان کی پیداوار ہے بلکہ آج سے پانچ سو برس پیشتر ہندوستان میں کوئی شخص تمباکو کی شکل یا نام تک سے بھی واقف نہ تھا چنانچہ لفظ تمباکو "ٹوبکو" سے نکلا ہے ٹوبکو امریکہ کی پیداوار اور امریکن زبان کا لفظ ہے جب نئی دنیا دریافت کی گئی تھی۔ تو اس وقت کمبجٹ تمباکو کا بھی پرانی دنیا کو علم ہوا۔ مکملہ لڑ بچہ کے عہد حکومت میں ایک مشہور و معروف جہاز دان سر الے نامی اولی اولی تمباکو نوشی کی عادت میں مبتلا ہو کر اس کو اپنے ہمراہ انگلستان لایا تھا شروع شروع میں سر الے تمباکو پوشیدہ طور سے تنہائی میں پیاتا کرتا تھا مگر ایک دن اس کے ایک ملازم نے خلاف معمول صاحب بہادر کے منہ سے دھواں نکلتے دیکھ کر سمجھا کہ اس کے جسم میں آگ لگ گئی ہے۔ دوڑتا ہوا گیا اور پانی کا گھڑالیا قبل ازیں کہ سر الے آگ رد کیں اس نے تمام پانی ان پر انڈیل دیا۔ یہ واقعہ عام طور پر مشہور ہو گیا۔ اور اس دن سے سر الے علانیہ تمباکو نوشی کرنے لگے۔ جس سے اور لوگوں کو بھی اس کا شوق چرایا۔ اور لوگ دن بدن اس عادت میں مبتلا ہوتے گئے مگر شاہ جمیس اولی تحت حکومت پندرہ جلوس فرما ہوتے ہی اس کے مضمرات سے متاثر ہوئے بغیر یہ اس کے حکم سے پادریوں نے ملک میں جا بجا تمباکو نوشی کے خلاف دعا و نصیحت شروع کر دی۔ اور اس کی روک تھام میں سر توڑ کوشش عمل میں لائے۔ ادھر ہندوستان میں شہنشاہ اکبر اعظم کے عہد حکومت میں چند یورپین نوآبادیوں میں اس کا رواج ہوا۔ جہاں سے اس عادت پر کے جراثیم ہندوستانیوں کے دل و دماغ پر بھی چھا گئے اکبر اعظم کے بعد جہانگیر نے اس کے امتناع کا قانون جاری کیا اور تمباکو پینے والوں کے لئے سزا مقرر کی۔

بہت سے مذہبی پیشواؤں نے بھی مقدور بھراس کے اسناد کی کوشش کی۔ چنانچہ حضرت باباوانانک صاحب نے اس کے برخلاف نہایت سخت پرچار شروع کیا۔ اگر ملک کے دوسرے فرتے بھی آپ کی تقلید پر کمربستہ ہو کر نہ اسے ممنوع قرار دیتے تو شاید آج یاس قدر شایع و ذایع نہ ہوتا۔ پس اکیلا چنانکس طرح پہاڑ چھوڑ سکتا تھا تب کو نوشی بڑھتے بڑھتے حد کمال کو پہنچ گئی۔ اور اس کے استعمال کرنے کے عجیب و غریب ہنگام اختراع کئے گئے اور صرف حقہ پر اکتفا نہ کر کے عوام الناس نے اس کو تین درجوں اول پیتا۔ دوم کھانا سوم سوکھنے پر تقسیم کیا ادھر بچے والوں نے ایک ہی طرز پر قناعت نہ کر کے خشک اور راب ملا کر دو طریقہ پر اس کا استعمال شروع کیا۔

برخلاف اسکے نئی روشنی سے منور غیلمینوں نے اسکو سرگڑ چرٹ اور سگار کی شکل میں تبدیل کر کے حقہ کے بھاری بھر کم بوجھ اور اس کی صفائی کی ذمہ داری کو جڑھ سے اکھاڑ پھینک کر پرانی روشنی کے امیروں کی خاطر بے فکر دوں نے نمیرا دوسرا چوسیرا۔ لالہ مشامی۔ بنارسی لکھنوی۔ مٹیا۔ کرڈا اور وغیرہ چونہ۔ ریلہ سبھی وغیرہ کی آمیزش سے تیار کر ڈالے جو دس روپے سے لیکر چالیس روپے سیرنگ کے نرخ سے فروخت ہوتے ہیں۔ دھرتیا کو کھلنے کا رواج زیادہ تر طبقہ امراء میں ہے جو سپاریاڈ اور چونہ ملا کر یا پان میں رکھ کر دن بھر جگالی کیا کرتے ہیں اور ان نازک مزاج احباب کی خاطر جو بیڑوں کو دیر تک ہلانے کی طاقت نہیں رکھتے لکھنؤ اور بنارس کے استادوں نے گولیاں ایجاد کر ڈالیں۔ جو نمشی اشیاء کی ملاوٹ سے مبرا نہیں۔ سومر نور قوت شامہ کو بالکل تباہ کر ڈالتی ہے۔ اور تبا کو سوکھنے والوں کے رومال کی کٹنا ناقابل بیان ہے۔ ناظرین! آپ تبا کو کی اس قدر شہرت وغیرہ کو دیکھ کر یہ خیال نہ فرمائیں کہ شروع ہی قوموں نے اسے قبول کر لیا تھا۔ نہیں بلکہ چند تاریخی مثالیں پیش کر کے ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ پیشتر بھی لوگوں حتی المقدور اس کے اسناد میں بہت کچھ سعی کی جو کچھ عرصہ مؤثر نہ رہی۔ مگر چند روز کے بعد یہ روک ٹوک اٹھ گئی۔ ریک پہلے جیمز اول تبا کو کا جانی دشمن تھا۔ (۲) ہندوستان میں جہانگیر نے قانوناً اس کا امتناع کیا۔ (۳) شاہ ایران عباس صفوی جو جہانگیر کا ہم عصر تھا اس کا مخالف تھا۔ (۴) سکھوں کے مقتدا حضرت بابا نانک صاحب نے اس کے خلاف وعظائے۔ (۵) روس میں پیٹر دی گریٹ (پیٹر اعظم) تبا کو پینے والوں کو پہلے سزا تازیانہ۔ بعدہ ناک صفائی۔ اور تیسری مرتبہ اس کا ارتکاب کرنے پر سزا قتل کا مستوجب قرار دیتا تھا۔ (۶) روما (دار الخلافہ اٹلی) میں پوپ کے حکم سے تبا کو پینے والے گرجہ میں داخل نہ ہو سکتے تھے۔ بلکہ اسے پاس بیٹھا نا بھی گناہ عظیم سمجھتے تھے۔ ایسی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جن سے عیاں ہوتا ہے کہ اگر بہت سی کوششیں اس رسم قبیح کے اسناد کی بوسطے عمل

قصیدہ در مدح حضرت امام الوقت علیہ السلام

رازل قلم مبارک عالی حضرت صاحبزادہ میرزا بشیرالحمد صاحب ایمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہ اس دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے
کہ آیا ایک مرد با خدا ہے
خبر کچھ ہے تجھے کیا ہو رہا ہے
دیا اللہ نے تجھ کو دیا ہے
کہ سب کا مقتدا اک میرزا ہے
شفا دے تیرے ہاتھوں میں شفا ہے
یقیناً تو برویہ مصطفیٰ ہے
بلا جلدی اگر کچھ ساقیا ہے
لقب تیرا ہوا خیر الوری ہے
ملا اُن کو جو تجھ سارہ نما ہے
ہوا منکر کا تیرے دوسید ہے
کہ تو بذرا اللہ جے شمس الفجی ہے
کہ اس کشتی کا تجھ سانا خدا ہے
مس جان کے لئے تو کیمیا ہے
حمایت میں ہوا تیری خدا ہے
دلوں پر بھی اندھیرا چھا گیا ہے
دل ان کا بھن و کینہ سے بھرا ہے
کہ تیرا فضل ہی مشکل کشا ہے
کہ تو مانا ہوا افتادِ خدا ہے
ترے آگے یہی بردم دعا ہے

تجھے اسے بے خبر دنیا پتہ ہے
سنبھل جا سرکشی سے باز آجا
اُتر آیا ہے عیسیٰ آسمان سے
منور کر دیا تجھ کو خدا نے
یقیناً آئے گا وہ دن بھی اک دن
مسیحا! میں ہوں بیمارِ محبت
فدا ہو جاں ہماری تیرے در پر
میں اب نشہ لپی سے مر رہا ہوں
خدا کا برگزیدہ تو ہے لاریب
ترے خادم نہ کیونکہ یا میں عزت
بڑا ترسہ خدا نے تجھ کو بخشا
نہ کیوں کا فورِ قلت کفر کی ہو
بھنور کا ڈر اسے کچھ بھی نہیں ہے
غرض کیا خوبیاں تیری بیاں ہو
ترے دشمن کو پہنچے کیوں نہ ذلت
مخالفت تیرے اندھے ہو رہے ہیں
نہیں کچھ دیکھتی ہیں انکی آنکھیں
خدا یا تو دکھایا ان کو رہِ راست
خدا یا بول بالا کہ ہمارا
خدا یا عرض کہ میری تو منظور

خدا یا خاتمہ بالخیر کرنا
ترے اسجد کی یہ اک التجا ہے

ناصر کا خانہ حسرت کے مجرب و خصوصی

تریاقِ معدہ :- پیٹ درد - بد ہضمی - اچھارہ ، بھوک نہ لگنا - کھٹے ڈکا
 بیضہ - اسہال - ریاح خارج نہ ہونا - دائمی قیض - اور
 بخیر معدہ کے لئے اکسیر ہے یہ کھانا ہضم کرتا ہے بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور
 توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور سجال رکھتا ہے - قیمت فی شیشی دو روپیہ اور ایک پیسہ
اکسیرِ پائو ریہ :- مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائو ریہ) - دانتوں
 کا ہلنا - دانتوں کی میل - ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا -
 اور منہ کی بد بو کو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے -

قیمت فی شیشی دو روپیہ پچیس پیسہ اور ایک روپیہ پچیس پیسہ -
پیامِ نور :- تلی اور جگر کا بڑھ جانا - ضعفِ جگر - ضعفِ ہضم - دائمی قیض
 خرابیِ خون - کمزور - جوڑوں کا درد - ریجی درد - دل کی دھڑکن
 کثرتِ پیشاب کو دور کر کے اعصاب کو طاقتور بناتا اور قوت بخشتا ہے -

قیمت فی بوتل — چار روپیہ
جنوب مفید اٹھرا :- مرضِ اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا - مردہ پتے پیدا
 ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض سے فوت ہو جانا - لڑکی
 ہی لڑکیاں پیدا ہونا - مگر لڑکے فوت ہو جانا کے لئے مفید دوا -

مکمل کورس — پندرہ روپیہ
حبِ نشاط :- مردانہ طاقت کی مشہور دوا - مقوی اعصاب ، مقوی باہ -
 اور محسوس دوا - مکمل کورس پندرہ روپیہ - ایک ماہ -

خونی دیادی بواسیر اور اس کے جملہ عوارضات کے لئے کامیاب
تریاقِ بواسیر :- علاج - قیمت مکمل کورس پانچ روپیہ -

نوٹ :- محصولِ ڈاک و پیکٹ گ، خرچہ بذمہ خریدار ہو گا -
 مکمل فہرست ادویات اور شرائطِ استعمال لکھ کر مفت طلب کریں :-

ناصر کا خانہ حسرت - گول بازار - ربوہ ضلع جھنگ